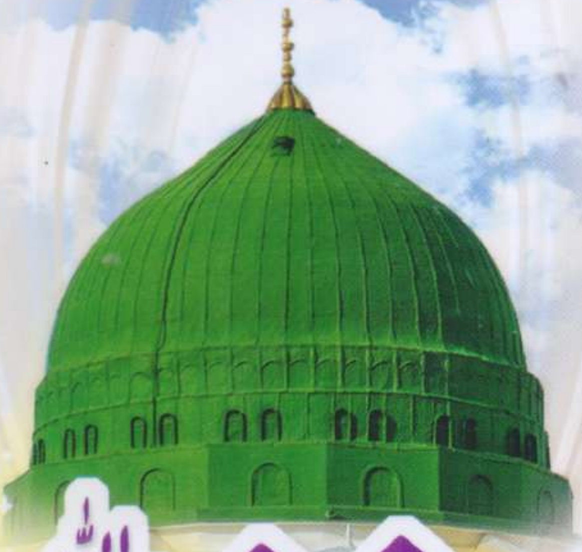

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

بنتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان

اے اُمِّ امامہ رضی اللہ عنہا تیرا اکرام ہے واجب ☆ کرتے ہیں فرشتے بھی ادب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

اے قاسمِ نعمت ﷺ کی بڑی لاڈلی بیٹی ☆ صدقہ ترا کرتے ہیں طلب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

سیّدہ زینب سلام اللہ علیہا

بنتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ترتیب وتخریج

مفتی محمد زمان سعیدی رضوی

Madina Foundation

مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دُرودِ اہل بیت علیہم السلام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی سَیِّدِنَا عَلِیٍّ وَّسَیِّدَتِنَا فَاطِمَۃَ
وَسَیِّدَتِنَا زَیْنَبَ وَسَیِّدِنَا حَسَنٍ وَّسَیِّدِنَا حُسَیْنٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: سیدہ زینب سلام اللہ علیہا بنت محمد ﷺ

ترتیب وتخریج: مفتی محمد زمان سعیدی رضوی

کمپوزنگ: سید شہزاد علی شاہ

پروف ریڈنگ: علامہ محمد شاہد محمود خان سعیدی، مفتی لقمان رضا

سال اشاعت: 2019ء

ناشر: مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان

اے قاسمِ نعمت ﷺ کی بڑی لاڈلی بیٹی ☆ صدقہ ترا کرتے ہیں طلب سیدہ زینب علیہا السلام

اے اُمِّ امامہ رضی اللہ عنہا تیرا اکرام ہے واجب ☆ کرتے ہیں فرشتے بھی ادب سیدہ زینب علیہا السلام

اے قاسم نعمت ﷺ کی بڑی لاڈلی بیٹی ☆ صدقہ ترا کرتے ہیں طلب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

اے اُمِّ امامہ رضی اللہ عنہا ترا اکرام ہے واجب ☆ کرتے ہیں فرشتے بھی ادب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

فہرست

*	عناوین	صفحہ
1	انتساب	5
2	پیش لفظ	6
3	حرفِ محبت (علامہ محب اللہ نوری مُدَّظِلُّہُ العَالِی)	8
6	سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کی ولادتِ باسعادت	13
7	آباؤ اجداد رضی اللہ عنہم کا عزّ و شرف	14
8	جدِّ امجد سیدنا قصی بن کلاب رضی اللہ عنہ	15
9	جدِّ امجد سیدنا عبدِ مناف رضی اللہ عنہ	20
10	جدِّ امجد سیدنا ہاشم رضی اللہ عنہ	22
11	جدِّ امجد سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ	26
12	دادا جان سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ	28
13	والدِ گرامی سیدنا رسول اللہ ﷺ	34
14	والدۂ ماجدہ سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا	36
15	نانا جان جناب خویلد بن اسد	47
16	جدِّ امجد جناب اسد بن عبد العزی	48

17	جدِّ امجد جناب عبد العزیٰ بن قصی	49
18	سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کا بے مثال بچپن	50
19	**نکاحِ مبارک**	52
20	شوہر نامدار جناب سیدنا ابو العاص رضی اللہ عنہ	53
21	**اولادِ امجاد**	66
22	سیدنا علی بن ابی العاص رضی اللہ عنہ	66
23	سیدہ اُمامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہا	67
24	**فضل وکمال**	73
25	سفر ہجرت	76
26	**وصال باکمال**	81
27	منقبت (مصطفیٰ ﷺ کے گھر کی رونق سیدہ زینب سلام اللہ علیہا)	84
28	منقبت (طوف میں اُن کے لیے ہر دم کہکشاں انوار کی)	85
29	منقبت (نبیِ پاک ﷺ کی نورِ نظر تھیں سیدہ زینب سلام اللہ علیہا)	86
30	منقبت (بابا ہیں تیرے شاہِ عرب ﷺ سیدہ زینب سلام اللہ علیہا)	87
31	منقبت (نور کی پہلی کرن سیدہ زینب بنت رسول ﷺ)	88
32	**مصادر ومراجع**	89

اے اُمِّ امامہ رضی اللہ عنہا ترا اکرام ہے واجب ☆ کرتے ہیں فرشتے بھی ادب سیدہ زینب علیہا السلام

اے قاسمِ نعمت ﷺ کی بڑی لاڈلی بیٹی ☆ صدقہ ترا کرتے ہیں طلب سیدہ زینب علیہا السلام

انتساب

سَیِّدَۃُ نِسَاءِ قُرَیْشٍ

اَفْضَلُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

محسنۂ اسلام، ملیکۃُ العرب، طیّبہ، طاہرہ

اُمّ المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ

رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا وَاَرْضَاهَا عَنَّا

کی حضور سردارِ انبیا، اِمامُ المرسلین صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم

کے ساتھ والہانہ محبتوں کے نام

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللهِ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ

"مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان"

پیشِ لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
وَعَلٰی ذُرِّیَّتِہٖ وَعِتْرَتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

ساری کائنات سے اَفضل و اعلیٰ، بلند وبالا ہمارے نبی، سردارِ انبیا سیدنا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّم دعائے سیدنا ابراھیم علیہ السلام اور بشارتِ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی عملی تصویر بن کر اِس کائنات میں جلوہ اَفروز ہوئے اور جہالت وظلمت میں گری ہوئی اِنسانیت کو اُٹھا کر مہذب ترین قوم بنایا، یقیناً آپ جیسا اِس جہاں میں کوئی نہیں۔ بقول شاعر ؎

تاریخ اگر ڈھونڈے گی کہیں ثانیٔ محمد ﷺ
ثانی تو بڑی چیز ہے سایہ نہ ملے گا

بعثتِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے لے کر آج تک ہر چاہنے والے نے اپنے اپنے انداز میں آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی کی شانِ اقدس میں اپنی بساط کے مطابق گل ہائے عقیدت پیش کرنے کی کوشش کی ہے جس سے اُس نے اپنی محبت کا اظہار کیا ہے مگر کسی کے قلم میں اتنی سکت کہاں کہ وہ آپ کی شانِ بے مثالی کو کما حقہ احاطۂ تحریر میں لا سکے، ہاں اتنا ضرور ہوا کہ اُس نے اپنا نام محبانِ رسول ﷺ میں درج کروالیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی محبت کا تقاضا ہے کہ جو جو اِس بارگاہ میں محبوب ہیں ہم بھی اُنھیں چاہیں، اُن سے پیار کریں اور اُن کا ادب واحترام، اُن

کی تعظیم وتوقیر جی کی گہرائیوں میں محسوس کریں، اگر ہم ایسا محسوس نہیں کرتے تو خود حضور سید عالم ﷺ سے ہماری محبت میں نقص ہے۔ پس اِسی ذاتِ اطہر واقدس کی محبت کا ایک اوّلین تقاضا ہے کہ آپ ﷺ کی اہل بیتِ اطہار علیہم السلام سے محبت ہو کیوں کہ اِنھیں حضور سید عالم ﷺ سے عظیم نسبت حاصل ہے۔ اہل بیت میں آل واولاد کو امتیازی مقام حاصل ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے رحمۃً للعالمین محبوب ﷺ کو چار بیٹیوں کی رحمت سے نوازا جن میں سب سے بڑی صاحبزادی سیدہ زینب سلام اللہ علیہا تھیں، آپ وہ عظیم ہستی ہیں جنھوں نے دین اسلام کے لیے اپنی زندگی میں بے پناہ مشکلات برداشت کیں اور جن کے بارے میں امامُ الانبیا ﷺ نے فرمایا ”زینب سلام اللہ علیہا میری سب سے اچھی بیٹی تھی اس نے میری محبت کی وجہ سے اذیتیں برداشت کیں۔“

لہٰذا ضرورت تھی کہ آپ سلام اللہ علیہا کی خدماتِ جلیلہ کا تذکرہ عام کیا جائے، اِن چند اوراق میں سیدہ زینب سلام اللہ علیہا بنتِ رسول ﷺ کی حیات مبارکہ کے کارہائے نمایاں کو مستند روایات وواقعات کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ کے طفیل میری اِس کاوش کو قبول فرمائے، بتقاضائے بشریت یقیناً بہت سی کمی رہ گئی ہوگی اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائے!

اللہ جل جلالہ کتاب کے محرک ومطابع ”مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان“ کے تمام اراکین کو جزائے خیر سے نوازے اور مقاصدِ حسنہ میں کامیابی سے سرفراز فرمائے۔

گر قبول اُفتد زہے عز وشرف

حرفِ محبت

جگر گوشہ فقیہ اعظم، مفکر ملت، محقق اہل سنت

حضرت صاحبزادہ علامہ محب اللہ نوری بصیر پوری صاحب

دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف ضلع اوکاڑا

حضور جانِ نور، نورٌ علیٰ نور کو اللہ تعالیٰ نے آفتابِ ہدایت بنا کر بھیجا اور سِرَاجًا مُّنِیْرًا [الاحزاب، ۴۶:۳۳] فرما کر اُن کی نورانیت کو عالم آشکار فرمایا، اِنھیں حسنِ صورت اور حسنِ سیرت کا حسین پیکر اور اپنی تخلیق کا شاہکار بنایا، بلاشبہ آپ ﷺ ذات وصفات الٰہی کے مظہر اَتم ہیں کہ خود فرمایا:

''مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ'' [صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب من رأی النبی ﷺ فی المنام، حدیث ۶۵۹۶] ''جس نے مجھے دیکھا، اس نے حق کو دیکھا'' آپ کا قلبِ اطہر رازِ وحدت کا امین اور انوار وتجلیات کا مرکز ہے کہ جس کی تابانیوں کی خلاقِ کائنات جل جلالہ نے قسم بیان فرمائی:

''وَالشَّمْسِ وَ ضُحٰھَا'' [الشّمس، ۱:۹۱] ''قسم ہے شمس (قلبِ اطہر مصطفیٰ ﷺ [تفسیر عزیزی، تحت الآیۃ]) کی اور اس سے نکلنے والی عالم تاب شعاعوں کی''

کائنات بھر میں جس کسی کو حسن ملا، فضل وکمال ملا، جود ونوال ملا، نور ملا،

اے قاسمِ نعمت ﷺ کی بڑی لاڈلی بیٹی ☆ صدقہ تم کرتے ہیں طلب سیدہ زینب علیہا السلام
اے اُمِّ امامہ رضی اللہ عنہا تیرا اکرام ہے واجب ☆ کرتے ہیں فرشتے بھی ادب سیدہ زینب علیہا السلام

اے قاسمِ نعمت ﷺ کی بڑی لاڈلی بیٹی ☆ صدقہ ترا کرتے ہیں طلب سیدہ زینب علیہا السلام

اے اُمِّ امامہ رضی اللہ عنہا تیرا اکرام ہے واجب ☆ کرتے ہیں فرشتے بھی ادب سیدہ زینب علیہا السلام

ہدایت ملی، رہنمائی ملی، علم ملا، عرفان ملا، ایقان ملا، ایمان ملا، اسی قلبِ اطہر کے رشحاتِ نور کے فیض سے ملا، لیکن وہ نفوسِ قدسیہ کتنے عظیم اور خوش بخت ہیں، جن کے خمیر میں رسول اللہ ﷺ کا خون شامل ہو، جنھیں حضور ﷺ کی اولاد ہونے کا شرف نصیب ہوا، ان کی عفت و پاکیزگی کا کیا کہنا، جن کی طہارت پر اللہ کا قرآن گواہ ہے۔

اللہ جل جلالہ نے اپنے حبیب لبیب ﷺ کو سراپا نور بنایا۔

ہمارا اعتقاد ہے کہ حضور ﷺ جانِ نور، نورٌ علیٰ نور ہیں، بلکہ آپ کی اولادِ امجاد، اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم بھی نور ہیں:

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عینِ نور، تیرا سب گھرانہ نور کا

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کو تین صاحبزادوں رضی اللہ عنہم اور چار صاحبزادیوں رضی اللہ عنہن سے نوازا:

1. سیدنا قاسم رضی اللہ عنہ، اسی مناسبت سے آپ ﷺ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔
2. سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ، انہی کا نام طیب اور طاہر۔
3. سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ، تینوں صاحبزادے اللہ تعالیٰ کی خاص حکمت و مشیت کے تحت بچپن ہی میں وصال فرما گئے تھے۔

چار صاحبزادیوں کے اسماء گرامی یہ ہیں:

❶ حضرت زینب رضی اللہ عنہا (زیرِ نظر کتابچے میں اِنھیں کا ذکر جمیل ہے)

❷ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں، جنگ بدر کے موقع پر بیماری کے سبب مدینہ منورہ میں وفات پائی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان کی تیمارداری کی وجہ سے غزوۂ بدر میں شریک نہ ہوئے تھے۔

❸ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد ماہِ ربیع الاوّل ۳ھ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ان کا نکاح ہوا، ۹ھ میں وفات پائی۔

❹ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا، یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سب سے چھوٹی، لاڈلی اور پیاری صاحبزادی ہیں، ان کے مناقب میں کثیر احادیث مروی ہیں۔ سیدۃ نساء العالمین ان کا لقب ہے، ۲ھ میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے نکاح ہوا، سیدنا حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی والدہ ہیں، ۳ر رمضان المبارک ۱۱ھ کو وصال ہوا۔ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پردہ فرما جانے کے سات ماہ بعد ہوا، جب کہ مقدم الذکر تینوں بڑی صاحبزادیاں رضی اللہ عنہن حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ طیبہ ہی میں راہی ملکِ بقا ہوگئیں۔ حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ساری اولاد امجاد ام المومنین حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے متولد ہوئی۔

سرکارِ ابدِ قرار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کی اہل بیت اطہار سَلَامُ اللهِ عَلَيۡهِمۡ اَجۡمَعِیۡن کا ذکر سراسر سعادت اور جانِ عبادت ہے۔ اہل سنت کے ممتاز عالم دین

حضرت علامہ مفتی محمد زمان سعیدی رضوی حفظہ اللہ کی خوش بختی ہے کہ انھیں حضور ﷺ کی بڑی صاحبزادی سیدہ زینب عَلٰی اَبِیھَا وَعَلَیھَا السَّلَام کے دل نشین تذکرہ کی سعادت نصیب ہوئی۔

زیرِ نظر کتابچہ میں انھوں نے ملتِ اسلامیہ کی اس عظیم شخصیت کے سوانح حیات کو بڑے عمدہ اسلوب اور دل پذیر انداز میں مرتب کیا ہے۔ فاضل مرتب نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ددھیال و ننھال، خصوصاً والدہ ماجدہ اُم المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے تذکرہ جلیلہ کے علاوہ حضرت زینب کے خاوند حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ اور اولاد کا بھی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ نیز آپ کے فضائل و مناقب اور محامد و محاسن پر بھی باحسن انداز روشنی ڈالی ہے۔

احقر نے اپنی عدیم الفرصتی کے باعث کتاب کا کہیں سے طائرانہ اور بعض مقامات کا غائرانہ مطالعہ کیا ہے، مفتی صاحب کے اندازِ بیان بالخصوص کتب معتبرہ کے حوالہ جات کے اہتمام سے مسرت و اطمینان ہوا ہے۔

جگر گوشۂ رسول سیدہ زینب عَلٰی اَبِیھَا وَعَلَیھَا السَّلَام کی سوانح حیات پر مشتمل اس خوب صورت اور معیاری کتابچے کی اشاعت پر مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان لائق صد تبریک ہے۔ آج کے اِس پرفتن دور میں ملتِ اسلامیہ کی خواتین اور بچیوں کے لیے حضور ﷺ کی صاحبزادیوں رضی اللہ عنہن

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت یافتہ صحابیات کرام رضی اللہ عنہن کے حالات پر مشتمل لٹریچر شائع کرنے کی بے حد ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان کی اِس علمی و تحقیقی کاوش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس کتابچے سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمِین بِجَاہِ طٰهٰ وَ یٰسٓ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

(صاحب زادہ) مفتی محمد محب اللہ نوری

دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف ضلع اوکاڑا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رسول اللہ ﷺ کے پاکیزہ گھرانے کی چشم و چراغ، رحمتِ عالم ﷺ کی بڑی صاحبزادی ''سیدہ زینب سَلَامُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہَا'' جن کی والدہ محترمہ عظیم مُحسنۂ اسلام' سیدِ عالم ﷺ کی پیاری زوجہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا تھیں۔ آپ کی پُرنور سیرت کا تذکرہ دل آویز اور اِیمان اَفروز ہے۔

ولادتِ باسعادت

تمام تذکرہ نگاروں کے نزدیک سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کی ولادتِ مبارک رسول اللہ ﷺ کے اعلانِ نبوت سے دس برس قبل ہوئی، اُس وقت رسول اکرم ﷺ کی ظاہری عمر مبارک تقریباً تیس سال تھی۔ ❶

اسم گرامی

آپ سَلَامُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہَا وَ عَلٰی اَبِیۡہَا کا اسم گرامی ''زینب'' ہے۔

عربی لغت اور تصوف کے معروف امام ابوسعید ابن الاعرابی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی 340ھ اسم ''زینب'' کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اَلزَّیۡنَبُ شَجَرٌ حَسَنُ الۡمَنۡظَرِ، طَیِّبُ الرَّائِحَۃِ'' ❷

---

❶۔۔۔ ''الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب'' عبداللہ بن عبد البر القرطبی المتوفی 463ھ المجلد الرابع، 3360، زینب بنت رَسُول اللّٰہِ ﷺ، الصفحۃ 1853 مطبوعہ بیروت

❷۔۔۔ ''تھذیب اللغۃ'' أبو منصور محمد بن أحمد بن الأزھری الھروی، المتوفی 370ھ الجزء 13 باب الزّای وَالنّون الصفحۃ 157 مطبوعہ دار إحیاء التراث العربی بیروت

زینب (کا اسم، عربی لغت میں) خوشبودار اور نیک منظر والے درخت کے معنی میں آیا ہے، بعض عارفین کا قول ہے کہ اسم زینب ''زَیْنُ أَبٍ'' دراصل ''زِیْنَةُ أَبِیْهَا'' تھا، جس کا معنی ''اپنے باپ کی زینت'' کے ہیں، اب یوں کہنا بے جا نہ ہوگا کہ سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کی تشریف آوری سے کاشانۂ نبوت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام جو پہلے جنت نظیر تھا اُس میں مزید حُسن و جمال اور مسرتوں میں چار چاند لگ گئے۔

آباؤ اجداد رضی اللہ عنہم کا عزّ و شرف

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کے والدِ مکرم اور والدۂ ماجدہ علیہما السلام کا سلسلۂ نسب پیشوائے قریش جناب قُصی بن کلاب رضی اللہ عنہما پر جا کر ایک ہو جاتا ہے اور آپ کے شوہر نامدار، آپ کے خالہ زاد سیدنا ابو العاص رضی اللہ عنہ کا شجرۂ نسب بھی جناب عبدِ مناف رضی اللہ عنہ سے آگے ایک ہو جاتا ہے۔

والدِ گرامی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے سلسلۂ نسب

(سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے --- جناب قصی رضی اللہ عنہ تک)

''سیدہ زینب سلام اللہ علیہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب رضی اللہ عنہم'' (1)

---

(1) --- ''الطبقات الکبری'' محمد بن سعد المتوفی 230ھ
الجزء الثامن 4096۔ ذِکرُ خَدِیجَةُ بِنتُ خُوَیلد رضی اللہ عنہا، الصفحۃ 11 مطبوعہ دار الکتب بیروت

جدِّ امجد جناب سیدنا قصی بن کلاب رضی اللہ عنہ

شہزادیٔ رسول ﷺ سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کے شجرۂ نسب میں 'جناب قصی' چھٹے جدِّ امجد ہیں، اللہ تعالیٰ نے اِمامُ الانبیا ﷺ کے جن اَجدادِ کرام کے ذریعے مکہ مکرمہ میں سیاسی اور معاشرتی تبدیلیاں پیدا فرمائیں، اُن میں ''جناب قصی رضی اللہ عنہ'' کا نام سب سے زیادہ روشن اور سب سے زیادہ اہم ہے، اِن کے بدولت مکہ مکرمہ زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّتَعْظِيمًا میں خاندان سیدنا ابراہیم وسیدنا اسماعیل سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا کا دورِ اقتدار پھر لوٹ آیا۔ اِنھیں کی دانشمندانہ اور جرأت مندانہ قیادت کے طفیل قریش کو عزت کی زندگی بسر کرنے کا موقع ملا۔

آپ کا اسم گرامی 'زید' اور کنیت 'ابومغیرہ' تھی، ابھی بچپن کے عالم میں تھے کہ والدِ مکرم جناب'' کلاب بن مرہ'' کا انتقال ہوگیا، والدہ ماجدہ ''فاطمہ بنت سعد'' نے دوسری شادی قبیلہ بنوعُذرہ ❶ کے ایک شخص ربیعہ

---

❶--- قبیلہ بنو عذرہ کا ایک وفد ماہِ صفرالمظفر 9 ہجری ملک شام سے بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر خدمت ہوا، اُس وفد میں 12 اشخاص شامل تھے ان میں (قبیلے کے سردار) جمرہ بن نعمان بھی تھے (یہ پہلے شخص ہیں جو بارگارہِ مقدس میں اپنے قبیلے کی زکوٰۃ لے کر آئے تھے) جب نبی کریم ﷺ نے پوچھا تم کون ہو؟ تو جواب دیا ہم بنی عذرہ ہیں اور (آپ کے جدّ امجد) جناب قصی کے (والدہ محترمہ کی طرف سے) بھائی ہیں۔ ہم نے جناب قصی کو ترقی دلائی اور خزاعہ اور بنوبکر کو مکہ مقدسہ زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّتَعْظِيمًا سے نکالا تھا اس لیے ہمیں آپ ﷺ سے قرابت اور نسب کی نسبت حاصل ہے، رسول کریم ﷺ نے انھیں مرحبا اور خوش آمدید کہا اور یہ بھی بشارت سنائی کہ شام عنقریب فتح ہوجائے گا اور ہرقل اس علاقہ سے بھاگ جائے گا۔ آپ ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ کاہنوں سے جا کر سوال نہ کریں اور جو قربانیاں وہ کرتے ہیں آئندہ نہ کریں اب صرف عیدالاضحیٰ کی قربانی باقی ہے۔ یہ لوگ کچھ دن مدینہ میں رہے اور انعام واکرام لے کر رخصت ہوئے۔ (عیون الاثر: فتح الدین محمد بن محمد المتوفی 734ھ: جلد دوم صفحہ 315 مطبوعہ دارالقلم بیروت)

بن حرام (جو اُن دِنوں اعمالِ حج بجالانے کے لیے مکہ مکرمہ آئے تھے) سے کی، شادی کے بعد وہ آپ دونوں کو لے کر ملک شام چلے گئے یوں آپ کے بچپن کا سارا زمانہ اپنے وطن اور قبیلے سے بہت دور بنو عذرہ کے ساتھ گزرا، آپ کا نام ''قصی'' معروف ہوا یعنی وہ شخص جو اپنے وطن سے دور ہے۔ جب آپ جوان ہوئے اور والدہ ماجدہ سے خاندان اور آبائی علاقے کی عظمت وشان کا پتہ چلا تو قبیلہ بنی عذرہ اور ملک شام کو خیر آباد کہہ کر حجازِ مقدس تشریف لے آئے اور قبیلہ بنو خزاعہ کے سردار و رئیس ''حُلَيْل بن حُبْشِيَّہ'' (جو اُن دِنوں کعبہ معظّمہ کے متولی تھے) کی صاحبزادی ''حبی'' سے شادی کی، جن سے آپ کے چار صاحبزادے ہوئے۔ ❶

آپ قبیلہ قریش کے عالم تھے اور پوری زندگی اِن کو راہِ راست پر ثابت قدمی سے چلنے کی تاکید کرتے رہے، اُس زمانے میں قریش کی حالت نہایت ابتر تھی، ان کا کوئی نظام نہیں تھا وہ حجازِ مقدس کے مختلف گوشوں میں منتشر تھے، آپ اپنی قوم کو جمعہ کے روز جمع کرتے اُس وقت اِس دن کو ''یوم العروبہ'' کہا جاتا تھا، انھیں وعظ و نصیحت کرتے اور انھیں آگاہ کرتے کہ عنقریب اِس قوم میں ایک (عظمتوں والے) نبی (مکرم و محتشم ﷺ) مبعوث ہونے والا ہے جب وہ تشریف لائیں تو اُن کی دعوت کو قبول کرنے

---

❶ ۔۔۔ ''أخبار مكة وما جاء فيها من الأثار'' محمد بن عبد الله الأزرق المتوفی 250ھ الجزء الاوّل: بَابُ مَا جَاءَ فِي وِلَايَةِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابٍ الْبَيْتَ الْحَرَامَ، الصفحة 104 مطبوعہ بیروت

میں پَس وپیش (اور ٹال مٹول) نہ کرنا فوراً اُن پر ایمان لانا۔ قبیلہ قریش کو جب بھی کوئی مشکل آتی تو وہ سب اِن کے گھر میں جمع ہوتے اور اپنی مشکلات سے نجات پانے کے لیے باہمی مشورہ کرتے اگر جنگ کی نوبت آتی تو جنگی علم باندھنے کا فریضہ جناب قصی رضی اللہ عنہ انجام دیتے، اِن کا ہر حکم و فیصلہ پوری قوم پر واجب العمل تھا۔ (1)

جناب قصی رضی اللہ عنہ وہ اوّلین ہستی ہیں، جنھوں نے مکہ مکرمہ کو ایک ''سٹی سٹیٹ'' (Citystate) کے طور پر منظم کر کے قریش کی حکومت کو مستحکم کیا، اور اس کے پانچ بڑے محکمے قائم کیے، جن میں:

''حِجَابَہْ'' بیت اللہ کا نگران اور کنجی بردار، کعبۃ اللہ میں موجود تحائف، اَمانتیں، قیمتی اشیا اور زیورات کی حفاظت کے جملہ اُمور کا ذمّہ دار۔

''رِفَادَہْ'' ایام حج میں، حاجیوں کی خدمت، ضیافت وغیرہ اور بیت اللہ شریف کی زیارت کے لیے آنے والوں کو تعظیم و تکریم دینے کا ذمّہ دار، یہ منصب جناب عبد مناف رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا ہاشم رضی اللہ عنہ کو عطا ہوا۔

''سِقَایَہْ'' حجاج کے لیے پانی کے ذخائر، محفوظ کرنا اور پانی پلانا،

---

(1)۔۔۔ ''بلوغ الارب فی معرفۃ احوال العرب'' سید محمود شکری آلوسی المتوفی 1342ھ الجزء الثانی: ماکان علیہ العرب من العبادات، الصفحۃ 285، مطبوعہ دار الکتاب مصر

''ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری المتوفی 1418ھ

الجزء الاوّل: الصفحۃ 421، مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور

یہ ذمہ داری رئیس مکہ جناب سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے بعد جناب سیدنا ابوطالب اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہما کو حصے میں آئی۔

''دَارُالنَّدْوَہْ'' دورِ حاضر کی اصطلاح میں اِسے ''پارلیمنٹ ہاؤس'' (ParliamentHous) کہہ سکتے ہیں، یہ کعبہ سے متصل عمارت تھی، جس میں پیش آمدہ سیاسی، عمرانی اور معاشی مسائل پر بحث ہوتی، چالیس سال کی عمر سے پہلے اِس کا کوئی ممبر نہیں ہوسکتا۔ جناب قصی رضی اللہ عنہ نے یہ دارالندوہ کی ذِمہ داری اپنے بڑے بیٹے عبدالدار کو سونپی پھر اُن کی اولاد سے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہما کی ملکیت میں آئی۔

''اَللِوَاء'' اِس منصب کو (Ministry of Defence) ''وزارتِ دفاع'' کہا جاتا ہے، یہ منصب بنوعبد شمس کے پاس تھا جو سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کے شوہر نامدار سیدنا ابوالعاص رضی اللہ عنہ کا قبیلہ اور خاندان ہے۔

جناب قصی رضی اللہ عنہ کے اِن کارہائے نمایاں کے علاوہ ایک عظیم الشان کارنامہ یہ بھی ہے کہ انھوں نے قریش کے مختلف قبائل کو جو مکہ مکرمہ میں، اُن کی مرکزیت اور سیاسی قوت نہ ہونے کے باعث عرب کے مختلف علاقوں میں منتشر ہوگئے تھے انھیں کعبہ معظّمہ کے آس پاس لا بسایا، اسی وجہ سے آپ کا ایک لقب ''مُجَمِّع'' بھی ہے۔ مکہ مکرمہ کی ابتدائی توسیع اور ادائیگی حج کے موقع پر وقوفِ مزدلفہ میں آگ جلا کر روشنی کا اہتمام کرنا

جناب قصی رضی اللہ عنہ کی قائم کردہ روایت ہے۔ آپ کی وفات مکہ مکرمہ میں ہوئی اور مقام حجون میں تدفین کی گئی، اس کے بعد پھر سارے لوگ اپنے فوت شدگان کو وہین دفن کرنے لگے، یہ مکہ مکرمہ کا پہلا قبرستان ہے۔ ❶

سیدہ زینب سَلَامُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهَا کے جدِّ اعلیٰ جناب قصی رضی اللہ عنہ کے چند حکیمانہ اَقوال زینت قرطاس ہیں۔ امام حرم شیخ سید احمد بن زینی دُحلان مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں:

۱ ''مَنْ اَکْرَمَ لَئِیْمًا شَارَکَهٗ فِیْ لُؤْمِهٖ''

جس نے کسی سفلہ مزاج اور کمینہ خصلت آدمی کا احترام کیا وہ گویا اُس کی کمینگی میں حصہ دار ہے۔

۲ ''مَنْ اِسْتَحْسَنَ قَبِیْحًا تُرِكَ اِلٰی قُبْحِهٖ''

جو شخص کسی قبیح چیز کو مستحسن سمجھتا ہے وہ اُس قبیح چیز کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔

۳ ''مَنْ لَمْ تُصْلِحْهُ الْکَرَامَةُ اَصْلَحَهُ الْهَوَانُ''

عزت وتکریم سے جس کی اصلاح نہیں ہوتی، ذلت ورسوائی اُس کی اصلاح کر دیتی ہے۔

❶ --- "أخبار مكة في قديم الدهر وحديثه" محمد بن إسحاق الفاكهي المتوفى 272ھ الجزء الرابع: الرقم 2378، الصفحة 33، مطبوعہ دار خضر بیروت

۴ ''مَنْ طَلَبَ فَوْقَ حَقِّهِ اِسْتَحَقَّ الْحِرْمَانَ''

جس نے اپنے حق سے زیادہ طلب کیا وہ محرومی کا حقدار ہے۔

۵ ''اَلْحَسُوْدُ اَلْعَدُوُّ الْخَفِيُّ''

حاسد، تیرا چھپا ہوا دشمن ہے۔ ❶

جدِّ امجد جناب سیدنا عبدِ مناف رضی اللہ عنہ

آپ کا نام 'مغیرہ' کنیت 'ابوالشّمس' ہے انھیں اِن کے سراپا حُسن و جمال کی وجہ سے 'قَمَرُ الْبَطْحَا' (بطحا کا چاند) کہا جاتا تھا۔

سید محمود آلوسی المتوفی 1342 ہجری لکھتے ہیں:

''فَقَدْ كَانَ يُقَالُ لَهُ قَمَرَ الْبَطْحَاءِ لِحُسْنِهِ وَجَمَالِهِ..............

اُوْصِيْ قُرَيْشًا بِتَقْوَى اللّٰهِ وَصِلَةِ الرَّحِمِ وَكَانَ يَبْغُضُ

الْاَصْنَامَ وَكَانَ يَلُوْحُ عَلَيْهِ نُوْرُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ❷''

اِن کو اُن کے حُسن و جمال کی وجہ سے ''بطحا کا چاند'' کہا جاتا تھا۔ میں قریش کو

---

❶ ---''السیرۃ النبویۃ ''سید احمد بن زینی دحلان مکی شافعی المتوفی 1304ھ

الجزء الاوّل: ذکر قصی بن کلاب، الصفحۃ 23، مطبوعہ دار القلم العربی حلب شام

''ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری المتوفی 1418ھ

الجزء الاوّل: الصفحۃ 421 تا 434، مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور

❷ ---''بلوغ الارب فی معرفۃ احوال العرب'' سید محمود شکری آلوسی المتوفی 1342ھ

الجزء الثانی: ماکان علیہ العرب من العبادات، الصفحۃ 284، مطبوعہ دار الکتاب مصر

وصیت کرتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کریں اور اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کریں' آپ (ہمیشہ) بتوں سے بغض رکھتے تھے اور نبی کریم ﷺ کا نور ان کے چہرہ پر چمکتا تھا۔

محققین کا خیال ہے کہ اسم ''مغیرۃ'' کے آخر میں ''ۃ'' مبالغہ کے لیے ہے جس کا معنی ہے: ''دشمنوں پر تابڑ توڑ حملہ کرنے والے'' اور عبد مناف کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے قدیم محدث اور تاریخ دان علامہ عبد الرحمن السہیلی المتوفی 581 ہجری فرماتے ہیں:

''اِس کا وزن 'مُفْعَلْ' ہے، یہ 'اَنَافَ یُنِیْفُ اِنَافَةً' سے ماخوذ ہے، اِس کا معنی ہے 'بلند و بالا ہونا'۔ اناف کا معنی شرف و کرامت اور زیادتی (اوصاف) کے ہیں۔ اِسی وجہ سے آپ عبدِ مناف کے لقب سے مشہور ہوئے کیوں کہ آپ خصائل و مکارم کے باعث اپنے ہمعصروں سے اعلیٰ وارفع تھے۔'' [1]

شجاعت، سخاوت، دیانت، شرافت، امانت میں اپنی مثال آپ تھے، آپ نے اپنے والدِ محترم جناب قصی رضی اللہ عنہ کے بعد قوم کی صحیح نمائندگی فرمائی، اِن کے ہاتھ میں اپنے جدّ امجد جناب نزار بن معد کا جھنڈا اور پیغمبر خدا سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کی کمان ہوا کرتی تھی، آپ کی سخاوت، خدا ترسی اور حق

---

[1] ---''سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد'' محمد بن یوسف الصالحی الشامی المتوفی 942ھ الجزء الاوّل: الباب الرابع فی شرح أسماء آبائہ ﷺ، الصفحۃ 271 مطبوعہ دار الکتب بیروت

اے قاسمِ نعمت ﷺ کی بڑی لاڈلی بیٹی ☆ صدقہ ترا کرتے ہیں طلب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا
اے اُمِ امامہ رضی اللہ عنہا ترا اکرام ہے واجب ☆ کرتے ہیں فرشتے بھی ادب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

شناسی کا زمانہ معترف تھا، فیصلہ کرنے میں آپ کا عدل و اِنصاف پورے عرب میں معروف تھا، آپ کے چھ بیٹے اور چھ بیٹیاں ہوئیں تمام صاحبان فہم وفراست تھے البتہ اِن میں جناب ہاشم رضی اللہ عنہ کو خصوصی اِمتیاز حاصل تھا۔ ❶

جدِّ امجد جناب سیدنا ہاشم رضی اللہ عنہ

اِن کا نام 'عمرو' والد 'عبدِمناف' اور والدہ 'عاتکہ بنت مرہ' ہیں۔ نہایت حسن و جمال کے پیکر اور صاحبِ جاہ وجلال تھے، آپ اَیامِ قحط میں شوربہ میں روٹیاں چورا کر کے لوگوں کو کھلاتے اِس وجہ سے اِن کا نام 'ہاشم' مشہور ہوگیا، آپ ہی نے سب سے پہلے گرمیوں اور سردیوں میں دو تجارتی سفری دوروں کا اہتمام کیا جو قریش مکہ کے لیے معاشی اعتبار سے بے حد مفید ثابت ہوا۔

آپ کا زمانہ "قریش مکہ" کے سیاسی اور اقتصادی عروج اور اُن کی مالی خوش حالی کا سنہری دَور تھا۔ آپ حجاج کرام کی بے حد خدمت کرتے اور اپنے جیب سے کھانا کھلاتے تھے، اولادِ عبد مناف میں جناب ہاشم رضی اللہ عنہ اور جناب مطلب رضی اللہ عنہ حسن و جمال میں حیرت انگیز حد تک بے مثل اور پُرکشش ہونے کے باعث اہل عرب اِن دونوں کو "بَدْرَانِ" یعنی "دو چاند" کہا کرتے تھے۔ نورِ رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی شعاعیں اِن کے چہرے پر درخشاں

---

❶ ۔۔۔"شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیة" محمد بن عبد الباقی الزرقانی المتوفی 1122ھ الجزء الاوّل: المقصد الأول، الصفحة 139، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت

رہتی تھیں، اہل کتاب میں سے جب بھی کوئی صاحب بصیرت اور دانشمند آپ کو دیکھتا تو آپ کے ہاتھوں کے بوسے لیتا تھا۔ ❶

آپ بڑی خوبیوں اور اعلیٰ ترین اِنسانی اَوصاف وکمالات کے مالک تھے۔ غریبوں سے پیار، فقیروں کی مدد، یتیموں کی سرپرستی، بیوگان پردستِ شفقت، حق وانصاف کی حمایت نے آپ کو تمام بھائیوں میں ممتاز کر دیا۔ لوگ آپ کو "اَلْمُجِیْرُوْنَ" (پناہ دینے والے) کہتے تھے، کیوں کہ آپ کا آستانہ سارے عرب کے لیے بہترین پناہ گاہ کا مقام رکھتا تھا۔ ❷

آپ نے قریش کی جاہلانہ رسوم میں ایک قبیح رسم جو 'اِحتفاد' کے نام سے رائج تھی کو ختم کیا، جب کوئی خاندان مفلس وقلاش ہو جاتا وہ شہر سے دور صحرا میں خیموں میں روپوش ہو جاتے، یہاں تک کہ بھوک، پیاس سے دم توڑ جاتے اور کسی کو خبر نہ ہونے دیتے کہ وہ مفلس اور کنگال ہو گئے اور نوبت فاقوں تک پہنچ گئی ہے کہ اُنھیں ایک نوالہ تک بھی میسر نہیں تاکہ وہ اپنی بھوک

❶ --- "الکامل فی التاریخ" عزالدین ابن الأثیر المتوفی 630ھ

الجزء الاوّل: نَسَبُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَذِكْرُ بَعْضِ أَخْبَارِ آبَائِهِ، الصفحة 619، مطبوعہ دار الکتاب بیروت

"شرح الزرقانی علی المواهب اللدنية" محمد بن عبد الباقی الزرقانی المتوفی 1122ھ

الجزء الاوّل: المقصد الأول، الصفحة 138، مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت

❷ --- "السیرة النبویة لابن هشام" جمال الدین عبد الملک بن هشام المتوفی 213ھ

الجزء الاوّل: أَوْلَادُ هَاشِمٍ وَأُمَّهَاتُهُمْ، الصفحة 107، مطبوعہ مطبعة مصطفی البابی الحلبی وأولاده بمصر

"السیرة النبویة لابن کثیر" أبو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی المتوفی 774ھ

الجزء الاوّل: بَابُ ذِكْرِ نَسَبِهِ الشَّرِيفِ وَطِيبِ أَصْلِهِ الْمُنِيفِ، الصفحة 186، مطبوعہ دار المعرفة بیروت

ہی کاٹ سکیں جب جناب ہاشم رضی اللہ عنہ نے عالم شباب میں قدم رکھا اور اُنھیں اِس ہولناک رسم کا پتہ چلا تو اُنھوں نے اپنی قوم کو اکٹھا کر کے یہ خطبہ دیا:

”يَا مَعْشَرَ قُرَيْش إِنَّ الْعِزَّةَ مَعَ كَثْرَةِ الْعَدَدِ وَ قَدْ أَصْبَحْتُمْ اَكْثَرَ الْعَرَبِ أَمْوَالًا وَّ أَعَزَّهُمْ نَفَرًا وَإِنَّ هٰذَا الْاِحْتِفَادَ قَدْ أَتٰى عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْكُمْ وَقَدْ رَأَيْتُ رَأْيًا قَالُوْا: رَأْيُكَ رَشِيْدٌ، فَمُرْنَا نَأْتَمِرْ قَالَ رَأَيْتُ أَنْ أَخْلُطَ فُقَرَاءَكُمْ بِأَغْنِيَاءِكُمْ فَأَعْمِدُ إِلٰى رَجُلٍ غَنِيٍّ فَأَضُمَّ إِلَيْهِ فَقِيْرٌ عَدَدُهٗ بِعَدَدِ عِيَالِهٖ فَيَكُوْنُ يُؤَازِرُهٗ فِي الرِّحْلَتَيْنِ رِحْلَةِ الشِّتَاءِ وَ رِحْلَةِ الصَّيْفِ، رِحْلَةُ الصَّيْفِ إِلَى الشَّامِ وَرِحْلَةُ الشِّتَاءِ إِلَى الْيَمَنِ، فَمَا كَانَ فِيْ مَالِ الْغَنِيِّ مِنْ فَضْلٍ عَاشَ الْفَقِيْرُ وَ عِيَالُهٗ فِيْ ظِلِّهٖ، وَكَانَ ذٰلِكَ قَطْعًا لِلْاِحْتِفَادِ قَالُوْا نَعَمْ مَا رَأَيْتَ فَأَلَّفَ بَيْنَ النَّاسِ“ [1]

”اے گروہِ قریش! قبیلہ کی عزت اَفراد کی کثرت سے ہوتی ہے۔ اہل عرب

---

[1] ۔۔۔”تفسیر الدر المنثور“ جلال الدین عبد الرحمن بن أبی بکر السیوطی المتوفی 911ھ الجزء الثامن: تحت سورۃ القریش، الصفحۃ 636، مطبوعہ دار الفکر بیروت

”سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد“ محمد بن یوسف الصالحی المتوفی 942ھ الجزء الاوّل: الباب الرابع فی شرح أسماء آبائہ ﷺ، الصفحۃ 269، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت

میں جو مال کی فراوانی اور افراد کی کثرت کے اعتبار سے تمہیں برتری حاصل ہے۔لیکن احتفاد کی قبیح رسم نے تمہارے بہت سے خاندانوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا ہے، میری ایک تجویز ہے اگر آپ لوگ اِس کو سنیں۔قوم نے کہا فرمایئے! آپ کی ہر تجویز بہت عمدہ ہوتی ہے، آپ ہمیں حکم دیں تا کہ ہم اِس کی تعمیل کریں، ہاشم نے کہا میری رائے یہ ہے کہ تم میں سے جو مفلس اور کنگال ہے ان کو میں دولت مند خاندانوں کے ساتھ ملا دوں، ہر غنی کے ساتھ ایک فقیر مع اُس کے کنبہ کے ملا دوں، جب تم لوگ اپنے تجارتی کارواں لے کر موسم گرما اور موسم سرما میں شام اور یمن کی طرف جاؤ تو تمہارے یہ نادار بھائی تمہارا ہاتھ بٹائیں اور جب اُس کاروبار میں تمھیں نفع ہو تو اس نفع میں تم اِن کو شریک کر لو تا کہ وہ تمہارے ساتھ عزت اور خوشحالی کی زندگی بسر کریں۔فاقہ کشی کے باعث اِنھیں مرنے کی نوبت نہ آجائے، اِس طرح یہ احتفاد کی قبیح رسم ختم ہو جائے گی، سب نے اِس رائے کو بہت پسند کیا، پس جناب ہاشم نے ہر غنی، مالدار کے ساتھ ایک مفلس خاندان کو ملا دیا، آپ نے اِس حکمت عملی سے ساری قوم کو ایک دوسرے کے ساتھ مجتمع کر دیا۔" ❶

آپ نے متعدد نکاح کیے جن سے چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہوئیں،

---

❶ --- "ضیاء النبی ﷺ" جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری المتوفی 1418ھ الجزء الاوّل: الصفحۃ 438,439 مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور

① جناب شیبہ رضی اللہ عنہ (انھیں جناب سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ کہا جاتا ہے اور آپ رسول اکرم ﷺ کے دادا جان ہیں) ② ابو صَیفی بن ہاشم ③ نضلہ بن ہاشم ④ اسد بن ہاشم (آپ مولائے کائنات سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے نانا جان ہیں)۔❶

آپ اپنے معمول کے مطابق قریش کے چالیس افراد کے ہمراہ تجارتی سفر پر شام تشریف لے گئے، جب غزہ پہنچے تو علیل ہوئے، وہیں وفات پائی اور وہیں آپ کی آرام گاہ ہے۔

جدِّ امجد جناب عبد المطلب رضی اللہ عنہ

آپ کا اسم گرامی ''شیبہ'' کنیت ''ابو الحارث'' والدِ گرامی ''سیدنا ہاشم'' اور والدہ ماجدہ ''جناب سلمیٰ بنت عمرو'' ہیں۔ آپ نہایت نیک نفس اور عابد و زاہد تھے، آپ کے خد و خال سے خیر و برکت کے آثار نمایاں اور ''نورِ محمدی'' مقدس پیشانی میں چمکتا رہتا تھا، آپ مستجابُ الدعوات تھے۔

اہل مکہ پر جب کوئی مصیبت یا قحط پڑ جاتا تو لوگ اِن کو وسیلہ بنا کر دعا مانگتے تو دعا مقبول ہو جاتی، آپ رمضان المبارک کے مہینے میں اکثر غارِ حرا میں اعتکاف کیا کرتے، مسکینوں کو کھانا کھلانا، آپ کا پسندیدہ مشغلہ تھا،

---

❶ --- ''السیرۃ النبویۃ لابن ہشام'' جمال الدین عبد الملک بن ہشام المتوفی 213ھ
الجزء الاوّل: أَوْلَادُ هَاشِمٍ وَأُمَّهَاتُهُمْ الصفحة 107 مطبوعہ مطبعۃ مصطفی البابی الحلبی وأولادہ بمصر

آپ کے دستر خواں سے پرندوں اور وحشی درندوں کے لیے بھی خوراک مہیا کی جاتی تھی، آپ حاجیوں کی بہت خدمت کرتے اور انھیں دل کھول کر کھلاتے پلاتے تھے۔ آپ ہی نے چاہِ زمزم کو نئے سرے سے کھدوا کر درست کیا اور لوگوں کو آبِ زمزم سے سیراب کیا۔

آپ کعبۃُ اللہ کے خادم و متولی اور اُمورِ حج و زیارت کے نگران و ذمہ دار ہونے کی وجہ سے بڑے ہی جہاں دیدہ اور صاحبِ معرفت شخصیت تھے۔ شرافت، کم گوئی، حوصلہ، بردباری اور بالخصوص وعدے کی پابندی، آپ کے خاص اَوصاف میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ نے مختلف اوقات میں پانچ شادیاں کیں اُن میں سے دس بیٹے اور چھ بیٹیاں ہوئیں۔ رسول اللہ ﷺ کے والدین کریمین علیہما السلام کی رِحلت مبارکہ کے بعد آپ نے اپنے پوتے کو سینے سے لگایا، آپ رسول اللہ ﷺ پر نہایت محبت اور شفقت سے سو جان تصدق ہونے والے تھے، پیارے آقا رسول اللہ ﷺ کی ظاہری عمر مبارک جب آٹھ سال کی ہوئی تو جنابِ عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے اِس دارِ فانی سے دارِ بقا کا سفر فرمایا، آپ مقام حجون (معروف جنت المعلّٰی) میں اپنے جدِ اعلیٰ جناب قصی کے مزارِ اقدس کے پہلو میں آرام فرما ہیں۔ ❶

---

❶ ۔۔۔"بلوغ الارب فی معرفۃ احوال العرب" سید محمود شکری آلوسی المتوفی 1342ھ الجزء الثانی: ماکان علیہ العرب من العبادات، الصفحۃ 283,282، مطبوعہ دار الکتاب مصر

دادا جان جناب سیدنا عبداللہ علیہ السلام

اپنے مبارک دور میں دیارِ بطحا کے خوبصورت جوان ''سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب علیہما السلام'' آپ خاندان قریش میں بے حد نمایاں اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے مگر اِن کا مرتبہ و مقام قبیلہ قریش کی بدولت نہ تھا بلکہ اُن کی وجہ سے قریشِ مکہ کو شرف و عظمت عطا ہوئی کیوں کہ آپ سردارِ انبیا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدِ گرامی ہیں۔

آپ کا اسم گرامی ''عبداللہ علیہ السلام'' کنیت ''ابومحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' جب کہ لقب ''ذَبِیْح'' تھا۔ والدِ گرامی ''عبدالمطلب بن ہاشم'' ہیں اور والدہ ماجدہ ''فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت عمرو'' ہیں۔ سیدنا عبداللہ علیہ السلام اپنے ماں شریک بھائیوں، بہنوں میں سب سے چھوٹے تھے، جناب زبیر و سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہما سگے بھائی اور اُم حکیم بیضاء، عاتکہ، برّہ، اُمیمہ اور اروی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ آپ کی سگی بہنیں تھیں لیکن والدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا عبداللہ علیہ السلام کو تمام اولادِ عبدالمطلب میں اِنفرادی مقام حاصل تھا۔ (1)

آپ کا نام پاک ہی آپ کی عظمت و شان کا مظہر ہے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب مبارک میں جناب عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے آخر تک آپ واحد

(1) --- ''السیرۃ النبویۃ لابن ہشام'' جمال الدین عبدالملك بن ہشام المتوفی 213ھ الجزء الاوّل: الصفحۃ 153، مطبوعہ مطبعۃ مصطفی البابی الحلبی و أولادہ بمصر

شخصیت ہیں جن کا اسم گرامی ''عبد اللہ'' تھا، آپ سے پہلے کوئی شخصیت اِس نام کی نہیں ہوئی۔ دوسرا نہ صرف آپ اولادِ عبد المطلب میں سب سے زیادہ حسین وجمیل تھے بلکہ تمام قبائل قریش میں اُس وقت آپ جیسا حسین ترین جوان کوئی نہ تھا، جدِّ رسول سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ خود بھی اپنے وقت کے حسین ترین قریشی ہاشمی سردار تھے مگر اِن کے لختِ جگر، نورِ نظر سیدنا عبد اللہ علیہ السلام کے حسن و جمال کا تو جواب ہی نہیں تھا، جب آپ لوگوں کے درمیان سے گزرتے تو لوگ مشک وعنبر کی خوشبو اور آپ کی پیشانی میں چمکتا ہوا نور دیکھتے جس کی وجہ سے اہل مکہ نے آپ کا نام ''مِصْبَاحُ الْحَرَمْ'' حرم کا چراغ رکھا ہوا تھا۔ ❶

قریش کی عورتیں آپ کی زوجیت میں آنے کی تمنا کرتی تھیں، لیکن قدرتِ باری تعالیٰ اِس سعادت کے لیے قبیلہ بنوزُہرہ کی سردارزادی جناب سیدہ آمنہ سَلَامُ اللهِ تَعَالیٰ عَلَيْهَا کو منتخب کر چکی تھی جو اپنے شرفِ حسب ونسب اور عفت و عصمت میں سب سے ممتاز تھیں، خانوادۂ بنوہاشم کی بہو اور رسول اعظم ﷺ کی والدہ ماجدہ بننا اِنہی کا نصیب تھا جو اللہ رب العزت کی لوح تقدیر میں

---

❶ --- "السيرة الحلبية "أبو الفرج على بن إبراهيم بن أحمد الحلبى المتوفى 1044ھ
الجزء الاوّل، باب تزويج عبد الله أبي النبي ﷺ الصفحة48، مطبوعہ دار الكتب العلمية بيروت
"منتهى الآمال" شيخ عباس قمى المتوفى 1941ء
الجزء الاوّل، باب اول زندگانی رسول خدا ﷺ الصفحة20 مطبوعہ انتشارات باقر العلوم تهران

اصل فیصلے کی حیثیت سے لکھا جاچکا تھا۔سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا نہ صرف ظاہری طور پر حُسن و جمال کی پیکر تھیں بلکہ اِنھوں نے شیریں بیان،قوتِ کلام، پرہیزگاری، مہمان نوازی جیسے تمام اَوصافِ حمیدہ کو اپنے والدِ گرامی سے وِرثہ میں پایا تھا۔مؤرخین نے سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کے سراپا جمال کو بیان نہیں کیا کیوں کہ آپ ہمہ وقت پردہ میں رہتی تھیں لیکن اتنا بیان کیا ہے کہ اُس وقت آپ قریش کی عورتوں میں سب سے افضل وخوب رُوخاتون تھیں۔ ❶

یہ کائنات کے حسین ترین جوڑے کی شادی تھی کیوں کہ دولہا ہاشمی گھرانے کے سردار کا بیٹا اور دُلہن قبیلہ بنوزُہرہ کے سردار کی بیٹی، دونوں بڑی شان وشوکت کے مالک تھے، اِس مقدس شادی کا جشن تین دن اور تین رات جاری رہا، مکہ مکرمہ کے چاروں اَطراف میں شمعیں روشن کی گئیں۔ ❷ رئیس مکہ جناب سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے اُس وقت ایک سو اونٹ،

---

❶ ۔۔۔ "سیرۃ ابن إسحاق" محمد بن إسحاق بن یسار المطلبی المتوفی 151ھ
الجزء الاوّل:تزویج عبد اللہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما، الصفحة 42 مطبوعہ دار الفکر بیروت
"السیرۃ النبویۃ لابن ھشام" جمال الدین عبد الملك بن ھشام المتوفی 213ھ
الجزء الاوّل: زَوَاجُ عَبْدِ اللهِ مِنْ آمِنَةَ بِنْتِ وَهْبٍ رضی اللہ عنہما الصفحة 156 مطبوعہ المصطفی مصر

❷ ۔۔۔ "ام النبی آمنہ بنت وہب" الدکتور عائشہ عبد الرحمن بنت الشاطی
الباب الثالث، زہرۃ القریش، الصفحة 100,101 مطبوعہ دار الهلال القاهرة
"نهاية الأرب في فنون الأدب" شهاب الدين النويری المتوفی 733ھ
الجزء 16: ذکر زواج عبد اللہ بن عبد المطّلب رضی اللہ عنہما الصفحة 42 مطبوعہ دار الکتب القاھرۃ

ایک سو گائیں اور ایک سو بکریاں ذبح کر کے اہلیانِ مکہ مکرمہ کو ولیمہ دیا۔ ایک اوقیہ چاندی، ایک اوقیہ سونا (یعنی موجودہ شرعی وزن کے اعتبار سے تقریباً گیارہ تولے سونا، چاندی) سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کو بطور مہر دیا گیا، یہ رجب کا مہینہ اور جمعہ کا دن تھا۔ سیدنا عبد اللہ علیہ السلام نے قبیلہ بنو زُہرہ کے رَسم و رواج کے مطابق پہلے تین دن وہیں قیام فرمایا تو اِس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نورِ پاک کی مقدس اَمانت سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کی طرف منتقل ہوگئی۔ ❶

شادی کو چند ماہ ہی گزرے تھے کہ والدِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سیدنا عبد اللہ علیہ السلام تجارت کی غرض سے مُلک شام کی طرف روانہ ہوئے جب واپسی میں مدینہ منورہ سے قافلے کا گزر ہوا تو طبیعت کچھ ناساز ہوگئی، آپ یہیں مدینہ طیبہ رہ گئے اور قافلہ مکہ مکرمہ لوٹ آیا، ایک مہینے تک آپ اپنے والدِ گرامی کے ننھیال بنو عدی بن نجار کے پاس رہے لیکن طبیعت میں کوئی اَفاقہ نہ ہوا، جدِّ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جناب سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ کو اپنے جواں سالہ سب سے پیارے صاحبزادے کی بڑی فکر لاحق ہوئی آپ نے اپنے بڑے بیٹے حارث کو حالات معلوم کرنے کے لیے مدینہ منورہ بھیجا جب وہ مدینہ مقدسہ پہنچے تو

---

❶ --- "النعمة الكبرى على العالم" شهاب الدين احمد بن حجر الهيتمي المتوفى 974ھ

الصفحة 22: مطبوعہ وقف الاخلاص المكتبة ايشيق استانبول تركيه

"عيون الأثر في فنون المغازي والشمائل والسير" أبو الفتح محمد بن محمد المتوفى 734ھ

الجزء الاوّل: ذكر تزويج عبد الله بن عبد المطلب رضى الله عنهما الصفحة 30 مطبوعہ دار القلم بيروت

بنونجار نے غم کی خبر سنائی کہ یوسفِ بطحا والدِ مصطفیٰ ﷺ سیدنا عبداللہ علیہ السلام تو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے ہیں اور بنونجار کے سردار نابغہ کی حویلی (دار النابغة) میں آسودۂ خاک ہیں[1] یہ خبرِ غم سنتے ہی جناب عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور بالخصوص والدۂ مصطفیٰ ﷺ جناب سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کو جو صدمہ ہوا، اِس کا اندازہ لگانا مشکل ہی نہیں، ناممکن بھی ہے! والدۂ رسول ﷺ سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا نے دردوسوز سے معمور ایک فصیح وبلیغ مرثیہ کہا جسے متعدد سیرت نگاروں نے روایت کیا ہے:

عَفَا جَانِبُ الْبَطْحَاءِ مِنِ ابْنِ هَاشِمٍ
وَ جَاوَرَ لَحْدًا خَارِجًا فِي الْغَمَاغِمِ

وادیٔ بطحا کے کسی گوشے میں اب فرزندِ جناب ہاشم رضی اللہ عنہ (سیدنا عبداللہ علیہ السلام) کا وجودِ مسعود دکھائی نہیں دے رہا کیوں کہ کفن میں لپٹے انہوں نے اپنے اہل سے دور کہیں جگہوں میں بسیرا کرلیا ہے۔

دَعَتْهُ الْمَنَايَا دَعْوَةً فَأَجَابَهَا
وَمَا تَرَكَتْ فِي النَّاسِ مِثْلَ ابْنِ هَاشِمٍ

[1] ---21 جنوری 1978 عیسوی میں سعودی حکومت نے مسجد نبوی شریف کی توسیع کا منصوبہ بنایا تو نابغہ کا مکان جس میں جناب سیدنا عبداللہ علیہ السلام کا مزارِ اقدس تھا تو وہ علاقہ بھی توسیع میں آ گیا تو آپ کے جسد شریف کو (جو صحیح وسالم اور تروتازہ تھا) صحابیِ رسول ﷺ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سمیت چھ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجسادِ مبارک کو جنت البقیع میں منتقل کردیا گیا۔ اِس منظر کو جن خوش بخت ہستیوں نے دیکھا اُن سے منقول ہے کہ والدِ مصطفیٰ جناب سیدنا عبداللہ علیہ السلام اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جسم نہایت تروتازہ اور اَصل حالت وکیفیت میں تھے۔

موت نے اُنھیں بلایا تو اُنھوں نے اِس کے بلاوے پر لبیک کہہ دیا، اب دنیا میں ابن ہاشم رضی اللہ عنہ جیسا تو کوئی بھی باقی نہیں رہا۔

عَشِيَّةَ رَاحُوْا يَحْمِلُوْنَ سَرِيْرَهُ
تَعَاوَرَهُ أَصْحَابُهُ فِي التَّزَاحُمِ

ایک شام تھی جب اُن کے دوست اُن کی چار پائی اُٹھا کر لے جا رہے تھے اور اُن کے دوست اتنے کثیر تھے کہ محبت سے باری باری کندھا دینے میں ایک دوسرے سے بڑھتے تھے۔

فَإِنْ يَكُ غَالَتْهُ الْمَنَايَا وَ رَيْبُهَا
فَقَدْ كَانَ مِعْطَاءً كَثِيْرَ التَّرَاحُمِ ①

اگر چہ موت نے اِنھیں ہم سے دور کر دیا ہے لیکن اُن کی یادیں تو باقی ہیں کیوں کہ وہ سخاوت کرنے میں سب سے سبقت لینے والے اور مہربانی اور رحم دلی میں کوئی اُن کا ہم پلہ نہ تھا۔

ہوئی عرب کے خواص و عوام میں شہرت
بسے نظر میں، تو دل میں سمائے عبد اللہ رضی اللہ عنہ

---

①۔۔۔"الطبقات الكبرى" محمد بن سعد المتوفى230ھ
الجزء الاوّل: ذِكْرُ وَفَاةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضى الله عنهما الصفحة100 مطبوعه دار صادر، بيروت
"المواهب اللدنية بالمنح المحمدية" أبو العباس، أحمد بن محمد القسطلانى المتوفى923ھ
الجزء الاوّل: المقصد الأول، آيات حمله صلى الله عليه وسلم الصفحة75 مطبوعه المكتبة التوفيقية، القاهرة

والدِ گرامی سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کا عظیم المرتبت شرف اِس سے بڑھ کر کیا ہوگا؟ کہ آپ کے والدِ گرامی اِمامُ الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کائناتِ عالم کی سب سے اَعلیٰ، اَکمل اور اَرفع ذات ہیں، دنیا کی ساری عظمتیں، فضیلتیں جن کے درِ پاک سے خیرات پاتی نظر آتی ہیں، آپ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول اور اصلِ کائنات ہیں جملہ کائنات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرع ہے، جس کو جو کچھ ملا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے ہی ملا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ کے بغیر کسی کو نہ کچھ ملا ہے اور نہ ہی ملے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اِطاعت سب پر لازم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سب پر فرض ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب لکھا ہے:

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَ يَا سَيِّدَ الْبَشَرْ
مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ
لَا يُمْكِنُ الثَّنَآءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر [1]

اے صاحب جمال اور اے اولادِ آدم علیہ السلام کے سردار جن کے چہرہ اَنور کی

[1] ۔۔۔"مجموعہ کمالاتِ عزیزی" شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی المتوفی 1239ھ
الصفحة 34: مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار کراچی

ضیاء پاشیوں سے چاند منوّر ہوا۔کسی سے ممکن نہیں کہ آپ کی صفت وثنا کا حق ادا کرے، بس مختصر یہ کہ ربُ العزۃ کے بعد آپ ﷺ کی ذات بزرگ و برتر (اور اعلیٰ) ہے۔آپ ﷺ کا اپنی ذات مبارک کے متعلق ارشاد ہے:

يَا اَبَا بَكْرٍ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ لَمْ يَعْلَمْنِيْ حَقِيْقَةً غَيْرُ رَبِّيْ [1]

اے ابو بکر رضی اللہ عنہ! مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میری حقیقت کو میرے رب تعالیٰ کے سوا کسی نے جانا ہی نہیں۔

غالبؔ ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتم

کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمد ﷺ است

ترجمہ: غالبؔ نے حضور سید عالم ﷺ کی نعت کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا ہے کیونکہ وہ ذاتِ پاک ہی نبی مکرم سیدنا محمد ﷺ کی شان و عظمت سے صحیح معنوں میں آگاہ ہے۔

شاعر دربارِ رسالت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے خوب بیان کیا:

مَا إِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا ﷺ بِمَقَالَتِيْ

لٰكِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِيْ بِمُحَمَّدٍ ﷺ

ترجمہ: میں نے اپنے کلام سے سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی مدح نہیں کی بلکہ سیدنا محمد ﷺ کی ذریعے اپنے کلام کی مدح کی ہے۔

[1] ---"مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات" محمد مہدی الفاسی المتوفی 1152ھ الصفحۃ 129: مطبوعہ المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ فیصل آباد

والدۂ ماجدہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے سلسلۂ نسب

(سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے ۔۔۔ جناب قصی رضی اللہ عنہ تک)

"سیدہ زینب سَلَامُ اللہِ عَلَیۡھَا بنت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

بنت خویلد بن اسد بن عبدالعُزّٰی بن قُصَی بن کلاب" ❶

والدۂ محترمہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

محسنۂ اسلام، سیدۃ القریش، اُم المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا، جامع الصفات شخصیت کی سیرتِ پاک کو احاطۂ تحریر میں لانا نہایت مشکل ہے جو سراپا مہر و محبت تھیں، دینِ اسلام کے لیے جن کے احسانات کا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تاحیاتِ ظاہری ذکر فرماتے رہے، عصرِ حاضر میں ضروری ہے کہ اسلام پر اِن کے لاتعداد احسانات اور اُن کے سیرت کے بے شمار فضائل سے آگاہی حاصل کی جائے۔ آپ ہی وہ ہستی ہیں جنھیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سب سے پہلے آپ کو اپنی رسالت سے آگاہ فرمایا اور آپ نے فوراً نبوت کی تصدیق کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔ آپ کا زندگی گزارنے کا سلیقہ اِمامُ الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت طیبہ سے مطابقت رکھتا تھا، اِسلام کی اوّلین نشر و اشاعت میں آپ کا مال و دولت کام

---

❶ ۔۔۔ "الطبقات الکبری" محمد بن سعد المتوفی 230ھ

الجزء الثالث: ذِکۡرُ أَوۡلَادِ رَسُولِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَتَسۡمِیَتِھِمۡ الصفحۃ 106 مطبوعہ دار الکتب بیروت

آیا، آپ کی دولت غلاموں اور کنیزوں کی آزادی، شعبِ اَبی طالب کے بے نواؤں، حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں، خشک سالی اور قحط کے متاثرین کی بحالی، خانہ کعبہ کی توسیع وتعمیر کے کاموں، کعبۃ اللہ کی زیارت کے لیے دور دراز سے مکہ مکرمہ آنے والوں کی ضیافت ومہمان نوازی اور شہر مکہ کے غریبوں، یتیموں، مسکینوں اور نادار رشتہ داروں کی تربیت و پرورش پر خرچ ہوئی۔ آپ شرافت' امانت' ایفائے عہد' سخاوت' غریب پروری' فراخ دلی اور عفت وحیا جیسی اعلیٰ صفات اور خوبیوں کی مالک تھیں۔

ماں باپ کی طرف سے آپ کا نام ''خدیجہ'' رکھا گیا، اپنے ہر عمل وفعل اور سیرت وکردار میں بلندی و برتری اور عظیم الشان بزرگی کے باعث ''خدیجۃ الکبریٰ'' معروف ہوئیں۔ نیک فطرت اور عفت مآب ایسی کہ اُس تاریکی کے زمانے میں بھی ''طاہرہ'' لقب سے پکاری جاتی تھیں، خاندانی تعلق قبیلہ قریش کی شاخ بنواَسد سے تھا جو مکہ مکرمہ کے شرفاء اور تجارت پیشہ میں شمار ہوتے، والدِ ماجد (خویلد بن اسد) کی طرف سے سلسلہ نسب چار واسطوں کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شجرۂ نسب سے متصل ہوجاتا ہے اور والدہ ماجدہ (فاطمہ بنت زائدہ) سے آپ کا شجرہ کچھ ناموں کے اختلاف کے ساتھ چھٹی یا ساتویں پشت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شجرہ مبارک تک پہنچ جاتا ہے۔

ولادتِ باسعادت واقعہ فیل سے 15 سال پہلے (555ء) مکہ مکرمہ کے ایک پُررونق محلے میں بئر سقیا کے قریب ایک عالی شان اور خوبصورت مکان میں ہوئی جو اپنی خوش نمائی اور زیبائش کے لحاظ سے اردگرد کے تمام مکانات میں امتیازی حیثیت رکھتا تھا، جہاں قریش کے معزز سرداروں اور شرفاءِ مکہ کا ہر وقت اجتماع رہتا۔ امیر اور باکردار ماں باپ کی بیٹی ہونے کے ناطے آپ کی بہترین فضاء میں اَچھے اَنداز سے تربیت و پرورش ہوئی یہی وجہ ہے کہ آپ کی شخصیت میں شروع ہی سے عفت و بزرگی، ذہانت و خوش اخلاقی کے آثار نمایاں تھے۔

آپ کا خاندان نہ صرف مالی اعتبار سے خوشحال تھا بلکہ شرافت و فضیلت اور اَمارت و سیادت میں بھی یہ خاندان پورے عرب میں مشہور و معروف تھا۔ بالفاظ دیگر پورے عرب میں خاندان بنی ہاشم کے بعد اگر کوئی خاندان قابل ذکر تھا تو وہ صرف سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا خاندان تھا، اُس دور میں بنو ہاشم کے بعد یہ واحد قبیلہ تھا جو بیٹیوں کی پیدائش پر افسردہ ہوتے نہ کسی بیٹی کو قتل یا زندہ درگور کرنے کی طرف مائل ہوتے، اِس قبیلہ میں عورتوں کے متعلق اچھا اور پائیدار تصور پایا جاتا تھا۔

والدِ محترم ایک کامیاب تاجر تھے اور نہ صرف اپنے قبیلہ میں بڑی باعظمت شخصیت کے مالک تھے بلکہ اپنی خوش معاملگی اور دیانت داری کی

بدولت تمام قریش میں بیحد ہر دلعزیز اور محترم تھے۔ آپ کا اُس وقت کوئی بھائی حیات نہ تھا اِس لیے والدِ گرامی کے ساتھ زیادہ لگاؤ اور ان کے ہر تجارتی معاملے کو حل کرنے میں آپ پیش پیش تھیں، رحمتِ عالم رسول اللہ ﷺ کے عقدِ مبارک میں آنے سے قبل دو مرتبہ شادی ہوئی اور دونوں شوہر وفات پا چکے تھے، اُن سے اولاد بھی ہوئی۔ ❶

مکہ مکرمہ کے بڑے بڑے اُمراء اور رؤسا نے کوشش کی کہ وہ اِنھیں رشتۂ اِزدواج میں قبول کریں لیکن سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے کسی کی طرف التفات نہ کیا۔ سرورِ عالم ﷺ کے ظاہری و باطنی کمالات کو دیکھ کر اُنھوں نے ایک زیرک اور دُور اَندیش خاتون کی طرح فیصلہ کیا کہ وہ حضور سید عالم ﷺ سے عقد کریں گی، رسول اللہ ﷺ کی مرضیٔ مبارک دریافت کرنے کے لیے اپنی ایک ہم رَاز سہیلی حضرت نفیسہ بنت منیہ رضی اللہ عنہا کو کہا کہ وہ کسی طرح پیارے آقا ﷺ کی رائے اِس بارے میں معلوم کرے۔ ❷

اُن دنوں سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اپنا سامانِ تجارت مقررہ اُجرت پر دیا

---

❶ ---"کتاب السیر والمغازی" محمد بن إسحاق بن یسار المطلبی المتوفی 151ھ الجزء الاوّل: زواج النبی ﷺ من خدیجة وأولاده منها، الصفحة 245، مطبوعہ دار الفکر بیروت

❷ ---"سبل الهدی والرشاد، فی سیرة خیر العباد" محمد بن یوسف الصالحی الشامی المتوفی 942ھ الجزء الثانی: الباب الثالث عشر فی سفره ﷺ مرة ثانیة إلی الشام، الصفحة 271 مطبوعہ دار الکتب بیروت

کرتی تھیں، عام لوگوں کی نسبت آپ کا سامانِ تجارت بہت زیادہ ہوتا تھا اور آپ کو اِس مقصد کے لیے ایک امانت دار اور شریف النفس شخص کی تلاش تھی اور اُس دور میں امام الانبیاء ﷺ کی امانت اور دیانت کا پورے عرب میں چرچا تھا اور آپ پورے عرب میں ''امین اور صادق'' کے لقب سے جانے جاتے تھے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا تک بھی آپ ﷺ کی اِن صفاتِ عالیہ کی شہرت پہنچ چکی تھی، آپ ﷺ کو پیغام پہنچایا کہ آپ میرا سامانِ تجارت شام لے جائیں تو میں آپ کو دوگنا اَجر دوں گی۔ آپ ﷺ نے اِس پیشکش کو قبول فرمایا اور سامانِ تجارت شام لے کر گئے۔

شام کے اِس تجارتی سفر میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا غلام ''میسرہ'' بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ نے اِنھیں تاکید کی کہ کسی بھی بات میں اِن کی نافرمانی نہ کرے اور نہ آپ ﷺ کی رائے مبارک سے اختلاف کرے اور راستے میں پیش آنے والے تمام حالات و واقعات پر گہری نظر رکھنا، واپسی پر وہ تمام واقعات مِن وعن مجھے سنانا، راستے میں راہب والا واقعہ پیش آیا کہ جس نے نبی کریم ﷺ کو دیکھتے ہی فرمایا:

''هُوَ نَبِيٌّ وَهُوَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ'' ❶

---

❶ --- ''الطبقات الكبرى'' محمد بن سعد المتوفى 230ھ

الجزء الثالث: ذِكْرُ خُرُوجِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى الشَّأمِ فِي الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ، الصفحة 104، مطبوعہ بیروت

بلاشبہ یہ نبی ہیں اور آخری نبی ہیں، پھر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے غلام میسرہ نے اُس سفر میں خود بھی نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے چند ایسے کمالات اور خَرقِ عادات واقعات دیکھے' مثلاً

''إِذَا كَانَتِ الْهَاجِرَةُ وَاشْتَدَّ الْحَرُّ، يَرَى مَلَكَيْنِ يُظِلَّانِهِ مِنَ الشَّمْسِ وَهُوَ يَسِيرُ عَلَى بَعِيرِهِ'' [1]

جب دوپہر کا وقت ہوتا اور گرمی پورے زور پر ہوتی اور آپ ﷺ اپنے اونٹ پر تشریف فرما ہوتے تو دو فرشتے دھوپ سے بچاؤ کے لیے آپ ﷺ پر سایہ کیے رہتے تھے۔ اِس سفر سے واپسی پر میسرہ نے تمام روداد اور آنکھوں دیکھے احوال سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گوش گزار کی اور سردارِ انبیا ﷺ کی صداقت اور اَمانت کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ اِس بار تجارت میں پہلے سے دوگنا منافع ہوا۔

یہ حیرت انگیز واقعات سُن کر آپ کے قلب میں رسول خدا ﷺ سے نکاح کی رغبت پیدا ہوئی اور امام الانبیا ﷺ کی پیاری پھوپھی جان حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کے کچھ ذاتی حالات کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیں پھر اِنھوں نے اِمام الانبیا ﷺ کی بارگاہ میں پیغامِ نکاح بھیجا۔ رسول اللہ ﷺ نے اِس رشتہ کے بارے میں اپنے چچاؤں کے

[1] ---''السيرة النبوية لابن هشام'' جمال الدين عبد الملك بن هشام المتوفى 213ھ الجزء الاوّل: رَغْبَةُ خَدِيجَةَ فِي الزَّوَاجِ مِنْهُ، الصفحة 188، مطبوعہ مطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر

سامنے پیش کیا، سارے خاندان والوں نے نہایت خوشی کے ساتھ اِس رشتہ کو منظور کرلیا اور نکاح کی تاریخ مقرر ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ، آپ کے چچا جان جناب سیدنا ابوطالب علیہ السلام، پیارے چچا جان امیر طیبہ، کاشف الکربات سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ، شرفائے بنی ہاشم اور سردارانِ قبیلہ مضر کے ساتھ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر تشریف لائے اور نکاح ہوا۔

نکاحِ مبارک کی یہ تقریبِ سعید رسول اللہ ﷺ کے سفرِ شام سے واپسی کے دوماہ پچیس دن بعد منعقد ہوئی اِس وقت اِمامُ الانبیا ﷺ کی طرف سے جناب سیدنا ابوطالب علیہ السلام نے نہایت ہی فصیح وبلیغ خطبہ پڑھا اور وکالت کا فریضہ انجام دیا، اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے ورقہ بن نوفل نے خطبہ پڑھا اور اُن کے چچا عمرو بن اسد وکیل بنے، پانچ سو درہم طلائی (یعنی ایک سو اُنتیس تولہ اور ایک روایت کے مطابق ساڑھے بارہ اوقیہ یعنی موجودہ وزن کی مقدار کے مطابق تقریباً ایک سو پچیس، چھبیس تولے سونا) حق مہر قرار پایا اور ایک اونٹ (دو اونٹ کا قول بھی ذکر کیا گیا ہے) ذبح کرکے ولیمہ کیا گیا۔ ❶

---

❶۔۔۔ "السيرة النبوية لابن هشام" جمال الدين عبد الملك بن هشام المتوفى 213ھ
الجزء الاوّل: المتن، الصفحة 174 مطبوعه مطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر
"السيرة النبوية لابن كثير" أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي المتوفى 774ھ
الجزء الاوّل: ذِكْرُ شُهُودِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ حَرْبَ الْفِجَارِ الصفحة 263، مطبوعه دار المعرفة بيروت
"المواهب اللدنية بالمنح المحمدية" أبو العباس، أحمد بن محمد القسطلاني المتوفى 923ھ
الجزء الاوّل: المقصد الأول، ذكر حضانته ﷺ الصفحة 116 مطبوعه المكتبة التوفيقية، القاهرة

سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے خاندان سے بنو ہاشم کی یہ پہلی رشتہ داری نہیں تھی بلکہ امام الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیاری پھوپھی جان حضرت سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی شادی بھی آپ کے بھائی عوام بن خویلد سے ہوئی، جن سے حواری رسول حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ یوں آپ سردارِ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حرم مقدس میں آکر قیامت تک کے تمام مؤمنین کی ماں یعنی اُم المومنین ہونے کے شرف سے ممتاز ہوئیں۔ اِس رشتہ کو پسند کرنے کی جو وجہ آپ نے خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بیان کی ہے وہ خود ان کے الفاظ میں یہ ہے:

"اِنِّیْ قَدْ رَغِبْتُ فِیْكَ لِحُسْنِ خُلُقِكَ وَ صِدْقِ حَدِیْثِكَ" ❶

یعنی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اچھے اخلاق اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سچائی کی وجہ سے آپ کو پسند کیا۔ سیدہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُن کے ساتھ اُن کے گھر پر ہی رہنے لگے۔ آپ ایک خدمت گزار اور وفا شعار بیوی ثابت ہوئیں۔ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ساری ضرورتوں اور آرام کا خاص خیال رکھا اور آپ نے اپنا سارا مال و دولت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حوالے کر دیا۔

آپ رضی اللہ عنہا کے بطن سے بالترتیب سیدنا قاسم علیہ السلام' سیدہ زینب علیہا السلام' سیدہ رقیہ علیہا السلام' سیدہ اُمّ کلثوم علیہا السلام' سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام اور صاحبزادے سیدنا عبداللہ علیہ السلام ہوئے۔ دونوں صاحبزادے بچپن میں ہی انتقال کر گئے مگر

❶ ---"الاصابة فی تمییز الصحابة" أبو الفضل ابن حجر العسقلانی المتوفی 852ھ 11092 - خدیجة بنت خویلد: الجزء الثامن الصفحة 102 مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت

صاحبزادیاں سَلَامُ اللهِ تَعَالیٰ عَلَيْهِنَّ حیات رہیں، جب کہ خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا آپ ﷺ کی واحد اولادِ پاک ہیں، جو آپ ﷺ کے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد بھی حیات رہیں۔

جب امامُ الانبیا ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا اور فرائض نبوت و رسالت کو ادا کرنا چاہا تو سب سے پہلے سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کو یہ پیغام سنایا آپ اس پیغام سے پہلے مؤمن تھیں، اُس وقت نمازِ پنجگانہ فرض نہ تھی، رسول اللہ ﷺ نوافل پڑھا کرتے تھے، سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا بھی آپ کے ساتھ نوافل میں شرکت کرتی تھیں۔ (1)

ابتدائی دعوتِ اسلام کے سلسلے میں جب مشرکین نے آپ ﷺ کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچائیں تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نہ صرف رسول اللہ ﷺ کی ہم خیال و غمگسار تھیں بلکہ ہر موقع اور ہر مصیبت میں آپ ﷺ کی مدد کے لیے تیار رہتی تھیں، شعبِ ابی طالب میں پورے تین برس محصوری کے روح فرسا آلام و مصائب کے دِنوں میں آپ نے امام الانبیا ﷺ کے لیے ایک مددگار اور غمگسار ساتھی کی طرح ساتھ نبھایا، رسول اللہ ﷺ نے اِن جذبات کی اِس طرح قدر افزائی فرمائی کہ سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کی

---

(1) ـــ "الطبقات الکبری" محمد بن سعد المتوفی 230ھ
الجزء الثامن: 4096۔ ذِکْرُ خَدِيجَةَ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ رضی اللہ عنہا الصفحة 14 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت

اے قاسمِ نعمت ﷺ کی بڑی لاڈلی بیٹی ☆ صدقہ ترا کرتے ہیں طلب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

اے اُمِّ اُمامہ رضی اللہ عنہا ترا اکرام ہے واجب ☆ کرتے ہیں فرشتے بھی ادب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

قربانیوں کو ہر موقع پر سراہا، شاندار لفظوں میں اُن کا ذکر کیا اور کبھی بھی اُن کی مساعی کو نظروں سے اُوجھل نہ ہونے دیا، اُن کی موجودگی میں آپ ﷺ نے دوسرا نکاح نہیں فرمایا، جب بھی یاد آئیں تو اشکبار ہو گئیں اور اُن کا کوئی عزیز، رشتہ دار آ گیا تو اُسے خوب نوازا، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''رُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ'' [1]

بسا اوقات آپ ﷺ بکری ذبح فرماتے پھر اُس کے حصے کر کے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کے گھروں میں بھیج دیتے تھے۔

بعثتِ مبارک کے دسویں سال، مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کرنے سے تین سال قبل، شعب ابی طالب سے واپسی پر ابھی سیدنا ابوطالب علیہ السلام کے وصال کو زیادہ دن نہیں گزرے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی غم گسار رفیقہ حیات سیدۃ خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا بستر علالت پر دراز ہو گئیں، امامُ الانبیا ﷺ نے ساری توجہات اِن کی طرف مبذول فرما دیں، زندگی کے اس عظیم، طویل اور آخری سفر کے خوشگوار ہونے کی نوید سنائی، ہر طرح سے تسلی دی، خصوصی رحمت اور خیر و برکت کی دعاؤں کا سایہ عطا فرمایا۔

---

[1] ۔۔۔ ''صحیح البخاری'' ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری المتوفی 256ھ
بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ ﷺ خَدِيجَةَ وَفَضْلِهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا الرقم 3818، مطبوعہ دار طوق النجاۃ مصر

اے قاسمِ نعمت ﷺ کی بڑی لاڈلی بیٹی ☆ صدقہ ترا کرتے ہیں طلب سیدہ زینب علیہا السلام

اے اُمِّ امامہ رضی اللہ عنہا ترا اکرام ہے واجب ☆ کرتے ہیں فرشتے بھی ادب سیدہ زینب علیہا السلام

مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کی تقریباً پچیس سال رفاقت میں رہنے کے بعد 11 رمضان المبارک کو سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا نے خالق حقیقی کے پیام اجل کو لبیک کہا، اِس سانحہ پر رحمتِ عالم ﷺ بہت زیادہ ملول وحزین ہوئے۔ وصال مبارک اور تجہیز و تکفین کے بعد جب لحد میں اتارنے کا وقت آیا تو سب سے پہلے سردارِ انبیا ﷺ اُس میں خود اترے اور اس کے بعد زندگی کے اِس وفاشعار ساتھی کو آغوش لحد میں اتارا، انوار و برکات کا توشہ ساتھ دیا، مزارِ مبارک مقام حجون (جنۃ المعلی مکہ مکرمہ) میں ہے۔

اُس وقت ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک 65 سال تھی، اِن پے در پے صدماتِ جلیلہ کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے اُس سال کو "عام الحزن"، یعنی حزن وملال کا سال قرار دیا۔

مصطفی ﷺ پر فدا خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں
مالکِ دوسرا خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں
سب سے پہلے حضور ﷺ کو مانا
نورِ راہِ ہدیٰ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں
اُن کا سرتاج تاج نبیوں کا
دین حق کی ضیاء خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں

نانا جان جناب خویلد بن اسد

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کے نانا جان جناب خویلد رضی اللہ عنہ اپنے قبیلے کے ممتاز سردار اور نمایاں خصوصیات کے حامل تھے، آپ کی عزت وتوقیر اور شہرت کے چرچے نہ صرف قبیلے میں بلکہ قبیلے کے باہر بھی عام تھے۔ آپ غیرت مند، حیادار اور بااخلاق انسان تھے۔ جناب خویلد تجارت کے ساتھ ساتھ معاشرے کے ہر چھوٹے بڑے مسئلہ کو حل کرنے کے لیے آگے آگے رہتے تھے، جب ملک یمن کے والی تبع نے ایک دفعہ یہ چاہا کہ حجر اسود کو حرم سے اُٹھا کر یمن لے جائے تو خویلد ہی اُس کے آڑے آئے تھے، آپ نے فرمایا:

"اَلْمَوْتُ أَحْسَنُ مِنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ أَخَذَ السَّيْفَ، وَ
خَرَجَ وَخَرَجَتْ مَعَهٗ قُرَيْشٌ بِسُيُوْفِهِمْ" [1]

مجھے (کعبہ معظّمہ کی ایک ایک چیز کی حفاظت اپنی) موت سے زیادہ پسند ہے یہ کہہ کر آپ نے تلوار اُٹھائی تو آپ کے ساتھ قریش کے اور بھی بہت سے آدمی مقابلے میں آ گئے، پھر خود تبع نے ایک خواب دیکھا جس سے وہ گھبرا گیا اور اس نے حجر اسود کو اس کی جگہ پر رہنے دیا۔ اِس طرح جناب خویلد کی

[1] --- "كتاب السير والمغازى" محمد بن إسحاق بن يسار المطلبى المتوفى 151ھ
الجزء الاوّل: حديث تبع الحميرى الصفحة 54، مطبوعہ دار الفكر بيروت

پرجوش تقریر کے ذریعے جہاں ایک بہت ہی اہم شعائر اللہ کی حفاظت ہوئی وہیں دوسری جانب آپ نے بیت اللہ شریف کی ایک ایک چیز کی حفاظت کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کا ارادہ ظاہر کیا۔ یہی وجہ ہے کہ والیٔ یمن نہ صرف اپنے خطرناک ارادے سے باز آیا بلکہ اس نے کعبہ مقدسہ کو غلاف چڑھایا اور وہاں سے رخصت ہوا۔ اِس واقعہ کے بعد آپ کی عزت واحترام میں مزید اضافہ ہوا جب کہ آپ پہلے بھی اپنی دیانت داری، غربا پروری، بیکسوں کی خبر گیری، ایمان داری اور خوش معاملگی میں امتیازی شان رکھتے تھے۔

جدامجد جناب اسد بن عبدالعزیٰ

آپ جناب قصی کے پوتے ہیں، اِن کی اولاد 'اسدی' کہلاتی ہے ان کے پانچ بیٹے ہوئے، مطلب، خویلد، نوفل، حارث، عمرو اور ایک بیٹی اُم حبیب تھی، جہاں تک معاشرے میں اس قبیلے کے اَثر ورسوخ کی بات ہے۔ اسد بن عبدالعزی قریش کے اُن نو ممتاز خاندانوں میں سے تھے جن میں دس قومی اور ملکی اعزازات منقسم تھے، اِس خاندان میں ''مشورہ'' تھا۔ مشورہ سے مراد یہ ہے کہ قومی اور ملکی مسائل جب قریش کو درپیش ہوتے اور وہ متفقاً کوئی کام کرنا چاہتے تو صلاح مشورے کے لیے اِس قبیلے کے پاس آتے، اگر یہ قریش کے ہم خیال ہو جاتے تو ٹھیک ورنہ وہ اختلاف کرتے تو

قریش پھر کوشش کرتے اور انہیں ہم خیال بناتے تھے۔ اِس سے معلوم ہوا کہ جناب اسد بن عبد العزی اور ان کی اولاد کا قبائل قریش میں کتنا اثر و مقام تھا۔

بعثت نبوی سے بیس سال قبل جب ماہ ذی قعدہ میں عبد اللہ ابن جدعان تمیمی کے گھر مظلوم افراد کی حمایت کا عہد کیا گیا جسے اسلامی تاریخ میں ''حلف الفضول'' کہا جاتا ہے اُس معاہدہ میں بنو اسد بن عبد العزی کے لوگوں کو بھی بلایا گیا تھا۔ پتا چلتا ہے کہ بنو اسد نے مظلوموں کی حمایت میں بننے والی تحریک میں شامل ہوکر یہ ثابت کیا کہ وہ فطرتاً انصاف پسند اور اچھائیوں کو پروان چڑھانے والے لوگ ہیں۔ ❶

جد امجد جناب عبد العزی بن قصی

جناب قصی کے ''حبی بنت حلیل'' سے چار فرزند تھے، جو انتہائی دُورِ اندیش، صاحب فہم و فراست تھے، آپ نے اپنے تمام عہدے اپنے بیٹوں میں تقسیم کر دیئے، خانہ کعبہ کی خدمت اور جھنڈا اور ایام منیٰ میں حاجیوں کی میز بانی کا فریضہ عبد العزی کو سونپا، ان کی اجازت کے بغیر کوئی اپنا چولہا گرم نہیں کرسکتا تھا۔ ❷

❶ ۔۔۔ "السيرة النبوية لابن هشام" جمال الدين عبد الملك بن هشام المتوفى 213ھ الجزء الاوّل: حِلفُ الفُضُولِ سَبَب تَسمِيَه كَذَلِك الصفحة 133، مطبوعه مصطفى البابى الحلبى مصر

❷ ۔۔۔ "ضياء النبى ﷺ" جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری المتوفی 1418ھ الجزء الاول: الصفحة 432، مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور

اے قاسم نعمت ﷺ کی بڑی لاڈلی بیٹی ☆ صدقہ ترا کرتے ہیں طلب سیدہ زینب علیہا السلام
اے اُمّ امامہ تیرا اکرام ہے واجب ☆ کرتے ہیں فرشتے بھی ادب سیدہ زینب علیہا السلام

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کا بے مثال بچپن

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا نے پوری کائنات میں سب سے بڑھ کر پاکیزہ اور عظمت والے گھر میں پرورش پائی، سردارِ انبیا سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیدۃُ القریش سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا دونوں ماں باپ فضائل وخصائص سے آراستہ تھے، اِن کے شرف وتقدس پر کائناتِ ہستی جتنا بھی فخر کرے کم ہے جنھیں رحمۃً للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گلشن اقدس میں شہزادۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا قاسم علیہ السلام کے بعد پہلی رحمت ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

آپ فطری طور پر نہایت ذہین اور تنہائی پسند طبیعت کی مالک تھیں۔ ایسی مبارک ہستی کو کھیل کود، لہوولعب اور دنیا کی رنگینیوں سے کیا سروکار ہوسکتا تھا، جس نے بچپن سے توحید باری تعالیٰ کے روح پرور نغمات اور حق وصداقت کی طلسم شکن آواز کے سوا اور کچھ نہ سنا ہو، جس کے مبارک آنکھوں نے اعلائے کلمۃ الحق کے مناظر کے علاوہ اور کچھ نہ دیکھا ہو، جس کے شعور نے ایسے ماحول میں آنکھیں کھولی ہوں جہاں چاروں طرف کلماتِ حقہ کی صدا گونج رہی تھی، فرشتوں کی حمد وتسبیح کی آوازیں سنائی دیتی تھیں اور اللہ کی راہ میں مرمٹنے کے والہانہ جذبات نے ان قدسی صفات نفوس مبارک کی زندگیوں کو فقر واستغناء اور ایثار وقربانی اور زُہد وعبادت کے مجسموں میں

اے امامِ اُمّ تم آکرم کے واجب ☆ کرتے ہیں فرشتے بھی ادب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا
اے قاسمِ نعمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بڑی لاڈلی بیٹی ☆ صدقہ تم کرتے ہیں طلب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

ڈھال دیا تھا، سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کم سنی سے ہی عشقِ حقیقی میں گم تھیں، قلب مبارک، انوارِ الٰہی کا مرکز ومخزن تھا، آپ کے معصوم بچپن کے سامنے کوثر و زمزم کی پاکیزگی اور طہارت آب آب تھی، راحت جانِ سیدنا مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کی پاک زندگی کے خدوخال چاند سورج بن کر دنیائے کردار کے اندھیرے میں نور پھیلا رہے ہیں۔

آپ سلام اللہ علیہا نے اپنی والدہ ماجدہ سے بُردباری، حیا، مروّت، پاکیزگی، پاکدامنی، حکمت، اَدب، حسن اخلاق غرضیکہ تمام قسم کے عمدہ صفات حاصل کیں، آپ سلام اللہ علیہا اپنے والدین کریمین علیہما السلام کی شفقت، محبت اور پیار سے لطف اَندوز ہوئیں اور اُنھوں نے اپنے والدین کریمین علیہما السلام کے گلستان سے محبت، شفقت اور رحمت کے پھول چنے، والدین علیہما السلام کی طرف سے نرم دِلی اور دولتِ صبر ورَضا وافر مقدار میں اِن کے نصیب میں آئی کیوں کہ کاشانۂ نبوت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ ماحول میں یہ سب سے بڑی تھیں اِس لیے اپنے والدین کریمین علیہما السلام کی آنکھوں کا تارا اور دِل کا سرور بنی ہوئی تھیں۔

جانِ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تم پر سلام
ہرنَفَس، ہر دَم سدا تم پر سلام
زینب سلام اللہ علیہا عالی نسب، بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
پیکر صبر و رَضا تم پر سلام

اے قاسم نعمت کی بڑی لاڈلی بیٹی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ☆ صدقہ ترا کرتے ہیں طلب سیدہ زینب علیہا السلام
اے اُمِّ امام رضی اللہ عنہا تیرا اکرام ہے واجب ☆ کرتے ہیں فرشتے بھی ادب سیدہ زینب علیہا السلام

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کا نکاح

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا نے جب عالَم شباب میں قدم رکھا تو آپ کا نکاح اپنے خالہ زاد حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے ہوا، اِن کی والدہ سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کی ہمشیرہ حضرت ہالہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا تھیں، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے بھانجے کو بیٹے کی طرح عزیز رکھتی تھیں۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے گزارش کی کہ زینب سلام اللہ علیہا کا نکاح ابوالعاص سے کردیا جائے چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کی ہر رائے کو تسلیم فرماتے تھے، کبھی، کہیں اختلاف نہیں فرمایا، سواِس طرح سیدہ زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے والدین کی خوشنودی میسر آئی اور اُن کی شادی ابوالعاص سے کردی گئی۔ اِس موقع پر سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا نے اپنی بڑی صاحبزادی سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کو اپنا پسندیدہ ہار دیا۔ یہ شادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اعلان نبوت اوروحی نازل ہونے سے پہلے ہوئی۔ ❶

---

❶ ۔۔۔"تاریخ دمشق" أبو القاسم علی بن الحسن بن هبة الله المعروف بابن عساكر المتوفی 571ھ
8627 ۔ أبو العاص بن الربيع رضی الله عنه الجزء 67: الصفحة 116، مطبوعه دار الفكر القاهرة
"ذخائر العقبى فی مناقب ذوی القربى" محب الدين أحمد الطبری المتوفی 694ھ
الجزء الاوّل: ذكر تزويجها رضی الله عنها، الصفحة 157، مطبوعه دار الكتب المصرية
"تاريخ الخميس فی أحوال أنفس النفيس" حسين بن محمد الدِّيار بَكْرى المتوفی 966ھ
الجزء الاوّل: ذكر من تزوّجها، الصفحة 273، مطبوعه دار صادر بيروت

شوہر نامدار جناب سیدنا ابو العاص رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا ابو العاص رضی اللہ عنہ اُن تین خوش بخت فرزندوں میں سے ایک ہیں جنہیں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خویش (داماد) بننے کا عظیم شرف حاصل ہوا، آپ کے اَصل نام میں قدرے اختلاف پایا جاتا ہے، 'لقیط'، 'ہشم'، 'مہشم'، 'قاسم یا مقسم' ترجیح یافتہ قول کے مطابق آپ کا نام ''لقیط'' تھا لیکن آپ اپنی کنیت ''ابو العاص'' سے بہت مشہور ہوئے، اِن کا تعلق قریش کے نہایت معزز خاندان بنو عبد شمس سے تھا۔ جناب عبد مناف پہ جا کر اِن کا سلسلہ نسب امام الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مولائے کائنات سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے سلسلہ نسب سے متصل ہو جاتا ہے۔ سلسلہ نسب کچھ اِس طرح ہے:

''حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ بن ربیع بن عبد العزی بن
عبدِ شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب'' (1)

والدہ ماجدہ حضرت سیدہ ہالہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا جو سیدۃ القریش اُم المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی حقیقی بہن تھیں، آپ شرفِ اسلام وصحابیت سے بہرہ وَر ہوئیں، سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے وِصال کے بعد ایک بار آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے کے لیے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ تشریف لائیں اور

---

(1) ـــ ''سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد'' محمد بن يوسف الصالحی الشامی المتوفی 942ھ المجلد الحادی عشر: الباب السادس فی مناقب السیدۃ زینب سلام اللہ علیہا، الصفحة 29، مطبوعه بیروت

آقا کریم حضور ﷺ کے درِ دولت پر حاضر ہو کر اندر آنے کی اجازت چاہی، اِن کی آواز سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی آواز کے مشابہ تھی، سردارِ انبیا ﷺ کے سمع مبارک تک آواز پہنچی تو آپ ﷺ کو سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا یاد آگئیں، سرکار ﷺ نے اِن کی آواز سُن کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: 'ہالہ (رضی اللہ عنہا) ہوں گی' جب آپ اندر تشریف لے آئیں تو رسول اللہ ﷺ نے اِن کی بے حد تکریم کی اور دعائے برکت سے نوازا۔ ❶

''وَكَانَ أَبُو الْعَاصِ مِنْ رِجَالِ مَكَّةَ الْمَعْدُوْدِيْنَ مَالًا، وَأَمَانَةً، وَتِجَارَةً'' ❷

یعنی حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کا شمار قریش کے اُن نوجوانوں میں ہوتا تھا جو صداقت، دیانت، جواں مردی، وسیع تجربہ تجارت اور مال و دولت کے حوالے سے مشہور و معروف تھے، ہر کوئی اُنھیں رَشک بھری نگاہوں سے دیکھتا تھا، لوگ اِن کی دیانت اور حُسنِ معاملہ پر اعتماد کرتے ہوئے اِن کے پاس اپنی امانتیں رکھا کرتے تھے۔ اِس لیے تذکرہ نگاروں نے لکھا:

---

❶ ۔۔۔ ''صحیح البخاری'' ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی 256ھ
بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ ﷺ خَدِيجَةَ وَفَضْلِهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، الرقم 3821 مطبوعہ دار طوق النجاۃ مصر
''معرفۃ الصحابۃ'' أبو نعیم أحمد بن عبد اللہ الأصبهانی المتوفی 430ھ
بَابُ الْهَاءِ: الرقم 7870، مطبوعہ دار الوطن للنشر، الریاض

❷ ۔۔۔ ''السیرۃ النبویۃ لابن ہشام'' جمال الدین عبد الملک بن ہشام المتوفی 213ھ
الجزء الاوّل: سَبَبُ زَوَاجِ أَبِي الْعَاصِ مِنْ زَيْنَبَ رضی اللہ عنہما، الصفحۃ 651، مطبوعہ مصطفی مصر

"یُقَالُ لَهُ: الْأَمِینُ" ❶

(حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو بھی) 'امین' کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔

اَمانت دار ہونے کے ساتھ ساتھ آپ نہایت درجہ دلیر اور بہادر بھی تھے، عرب کے لوگوں نے اِن کی شجاعت وطاقت کے اعتراف میں اِنھیں "جِرْوُ الْبَطْحَاءِ" (شیرحجاز) کا لقب دے رکھا تھا۔ ❷

رحمتِ عالم، رسول مکرم ﷺ حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے بڑی محبت وشفقت فرماتے اور آپ ﷺ اکثر وبیشتر اِن کے گھر تشریف لے جاتے تو بڑے خلوص اور جذبے سے ملاقات ہوتی۔ اِن کے اخلاق وعاداتِ حمیدہ اور سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کی خواہش پر سیدِ عالم ﷺ نے اِن کا نکاح اپنی بڑی صاحبزادی سیدہ زینب سلام اللہ علیہا سے کیا اور ارشاد فرمایا:

"مَا ذَمَمْنَا صِهْرَ أَبِي الْعَاصِ" ❸

ہم ابوالعاص کو داماد بنانے میں کوئی برائی یا عیب نہیں پاتے۔ ایک بار ایک

❶ --- "نسب قریش" أبو عبد الله مصعب بن عبد الله الزبیری المتوفی 236ھ
الجزء الاول: ولد أمیة الأکبر بن عبد شمس، الصفحة 98، مطبوعه دار المعارف، القاهرة
"الاصابة فی تمییز الصحابة" أبو الفضل ابن حجر العسقلانی المتوفی 852ھ
10182 - أبو العاص بن الربیع: الجزء السابع: الصفحة 207 مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت

❷ --- "المعجم الکبیر" أبو القاسم الطبرانی المتوفی 360ھ
بَابُ اللَّامِ: الرقم 451، مطبوعه مکتبة ابن تیمیة القاهرة

❸ --- "الاصابة فی تمییز الصحابة" أبو الفضل ابن حجر العسقلانی المتوفی 852ھ
10182 - أبو العاص بن الربیع: الجزء السابع الصفحة 209 مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت

خطبہ میں رسول اللہ ﷺ نے اِن کی تعریف میں فرمایا:

''حَدَّثَنِي، فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي'' [1]

اُس نے مجھ سے جو بات بھی کی تو سچ کہا اور مجھ سے جو وعدہ کیا، وفا کیا۔ آپ اَزدواجی زندگی میں شریف الطبع، معزز اور وَفادار ثابت ہوئے، آپ کے لیے کائناتِ عالَم کے معزز ترین گھرانے کا داماد بننا کسی اعزاز سے کم نہ تھا۔

شادی کو ابھی کچھ عرصہ گزرا تھا، امامُ الانبیا ﷺ نے اپنے اعلانِ نبوت کے بعد دعوتِ حق کا آغاز فرمایا تو اُمُ المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ سیدہ زینب سلام اللہ علیہا نے اِظہارِ اسلام فرمایا لیکن حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے بعض مصلحتوں کی بناء پر توقف کیا کیوں کہ قریش نے اپنی امانتوں کے لیے آپ کو اپنا امین بنایا تھا، امانتوں کو ان کے مالکان تئیں واپس لوٹانے سے پہلے آپ نے خاموشی اختیار کرنے میں مصلحت سمجھی۔

امانتداری میں آپ اپنی مثال آپ تھے، ایک بار جب ملک شام سے مشرکین کے اَموال لے کر آئے تو اِن سے کہا گیا کہ تمھیں اِسلام اختیار کرنے کی جانب رغبت ہے اِس لیے یہ تمام مال تم لے لو، کیوں کہ یہ مشرکین کا مال ہے لیکن آپ نے جواباً فرمایا:

---

[1] ـــ ''صحیح البخاری'' ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی 256ھ
كِتَابُ الْمَنَاقِبِ، بَابُ ذِكْرِ أَصْهَارِ النَّبِيِّ ﷺ الرقم 3729 مطبوعہ دار طوق النجاۃ بیروت

اے قاسمِ نعمت ﷺ کی بڑی لاڈلی بیٹی ☆ صدقہ ترا کرتے ہیں طلب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

اے اُمِّ امامہ رضی اللہ عنہا ترا اکرام ہے واجب ☆ کرتے ہیں فرشتے بھی ادب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

"بِئْسَ مَا أَبْدَأُ بِهِ إِسْلَامِي أَنْ أَخُونَ أَمَانَتِي" ❶

کس قدر بُرا ہوگا کہ میں اپنے اِسلام کی ابتدا اپنی امانت میں خیانت کر کے کروں۔ تاہم اِس عرصہ میں انھوں نے ذاتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا دین حق کے خلاف کسی سرگرمی میں کبھی کوئی حصہ نہیں لیا۔ ایک بار قریش کے چند لوگوں نے حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو مجبور کیا کہ وہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طلاق دے دیں اور قریش کی جس لڑکی سے چاہیں نکاح کر لیں، آپ نے فرمایا:

"لَا وَاللهِ، إِنِّي لَا أُفَارِقُ صَاحِبَتِي، وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِامْرَأَتِي امْرَأَةً مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يُثْنِي عَلَيْهِ فِي صِهْرِهِ خَيْرًا" ❷

اللہ قسم! کبھی نہیں، ایسی حالت میں تو میں اپنی اہلیہ کو چھوڑوں گا نہ اپنی زوجہ کے بدلے قریش کی کسی عورت کو میں پسند کرتا ہوں، یہی وجہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِن کی دامادی کی تعریف فرمایا کرتے تھے۔

نبوت کے تیرہویں سال سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے ساتھ مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو سیدہ زینب سلام اللہ علیہا اپنے

---

❶ --- "السيرة النبوية لابن هشام" جمال الدين عبد الملك بن هشام المتوفى 213ھ
الجزء الاوّل: مَثَلٌ مِنْ أَمَانَةِ أَبِي الْعَاصِ، الصفحة 659 مطبوعه مصطفى مصر

❷ --- "المعجم الكبير" أبو القاسم الطبراني المتوفى 360ھ
مُسْنَدِ النِّسَاءِ، ذِكْرُ سِنِّ زَيْنَبَ وَوَفَاتِهَا وَمِنْ أَخْبَارِهَا: الرقم 1050 مطبوعه مكتبة ابن تيمية القاهرة

خاوند کے گھر ہجرت کے بارے میں اپنے رب تعالیٰ کے حکم کی منتظر تھیں۔
ابوالعاص ہمیشہ اپنی اہلیہ محترمہ سے اچھا برتاؤ کرتے، ہر طرح سے خوش رکھتے لیکن سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کا دِل ہمیشہ اپنے والد گرامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یاد میں دھڑکتا رہتا، آپ بے چین رہتیں، یہاں تک کہ اُن کے پاس یہ یقینی خبر پہنچ گئی کہ اُن کے ابا جان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انصار کے ہاں رہائش پذیر ہو گئے اور اَنصار آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں۔

2 ہجری رمضان المبارک کے مکرم مہینے میں مکہ مکرمہ کے مشرکین، مسلمانوں سے لڑنے کے لیے سوئے مدینہ منورہ روانہ ہوئے تو ابوالعاص کو بھی اپنے شریک کرلیا، حالات ہی کچھ ایسے تھے کہ کوئی صحت مند شخص لڑائی کو پسند نہ کرنے کے باوجود پیچھے نہیں رہ سکتا تھا کیوں کہ اِس صورت میں مشرکین اُس کو بزدلی کا طعنہ دیتے تھے اور کسی قریشی کے لیے یہ طعنہ بڑے شرم کی بات تھی۔ دونوں لشکر میدانِ بدر میں جب مقابل آئے تو گھمسان کا رَن پڑا، مسلمان جو قلیل تعداد میں تھے، اعلائے کلمۃ اللہ کو اپنا مقصد بنا کر میدان میں اُترے، آخر کار فتح و نصرت مسلمانوں کو نصیب ہوئی۔ سرکش کافر و مشرک شکست خوردہ ہوئے۔

آپ ایک انصاری جانباز حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں اَسیر ہو گئے، ابوالعاص اُن لوگوں میں سے تھے جنھوں نے لڑائی میں عملاً کوئی حصہ

نہیں لیا تھا، اِنھوں نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ گرفتار ہونے کو غنیمت جانا۔ قیدیوں کو بیڑیوں میں جکڑے مدینہ منورہ لایا گیا، اِس موقع پر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اِسْتَوْصُوْا بِالْأَسْرٰی خَیْرًا'' تم قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔ ابوالعاص اَسیر ہو کر انصار کے پاس تھے، وہ اِن کے ساتھ حُسن سلوک کے ساتھ پیش آتے کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ خاندانِ نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اِن کا کیا مقام ہے۔ انصار کی طرف سے اِنھیں ہر طرح کی سہولت اور عزت میسر آئی، آپ انصار کے حُسن اخلاق، شرافت اور حُسن سلوک کے بارے میں بزبان خود بیان کرتے ہیں:

''کُنْتُ مَعَ رَهْطٍ مِنَ الْأَنْصَارِ جَزَاهُمُ اللهُ خَيْرًا، كُنَّا إِذَا تَعَشَّيْنَا أَوْ تَغَدَّيْنَا آثَرُوْنِي بِالْخُبْزِ وَأَكَلُوا التَّمْرَ، وَالْخُبْزُ مَعَهُمْ قَلِيْلٌ وَالتَّمْرُ زَادُهُمْ، حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ لَتَقَعُ فِي يَدِهِ الْكِسْرَةُ فَيَدْفَعُهَا إِلَيَّ'' [1]

جب میں اَنصار کے پاس حالتِ اَسیری میں تھا، اللہ اُنھیں جزائے خیر عطا کرے، جب بھی دوپہر اور شام کے کھانے کا وقت آتا تھا تو وہ مجھے اپنی ذات پر ترجیح دیتے، مجھے کھانے کے لیے روٹی دیتے اور خود کھجوریں کھا کر گزارہ کرتے، کیوں کہ اُس وقت اُن کے پاس روٹی کم اور کھجوریں کثیر تھیں،

---

[1] ---''المغازی'' أبو عبد الله، الواقدی المتوفی 207ھ الجزء الثانی: بدر القتال، الصفحة 119، مطبوعه دار الأعلمی - بیروت

جونہی کسی کے ہاتھ روٹی آتی تو وہ مجھے دے دیتا۔

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا تک خبر پہنچی کہ ابوالعاص، قیدی ہو گئے اور اُن کے ساتھ مزید ستر مشرکین بھی گرفتار ہیں اور اُن قیدیوں کے اہل خانہ فدیہ ادا کر کے اُنھیں چھڑانے کے لیے مدینہ منورہ روانگی کے لیے تیاری کر رہے ہیں، تو سیدہ زینب سلام اللہ علیہا نے بھی حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے بھائی، اپنے دیور عمرو بن ربیع کے ہاتھ کچھ سامان بھیجا، اُس سامان میں ظفار نامی یمنی عقیق کا ایک ہار تھا۔ یہ ہار سیدہ سلام اللہ علیہا کو اُن کی والدہ ماجدہ سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا نے بوقت شادی تحفہ میں دیا تھا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں یہ ہار پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کر پہچان لیا، اُس ہار نے خواتین عالم کی سردار سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کی یاد دِلا دی، چشمان کرم سے آنسو آ گئے، یہ ہار خاندانی، اَزدواجی اور معاشرتی خوشگوار یادوں کو دہرانے کا باعث بنا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحابِ کرام رضی اللہ عنہم سے مخاطب ہو کر فرمایا:

"اگر مناسب سمجھو تو اِس قیدی کو چھوڑ دو اور اُس کا مال اِس کو لوٹا دو، (یہ ہار سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کی ماں کی نشانی ہے) ابوالعاص کا فدیہ یہ ہے کہ وہ مکہ مکرمہ جا کر زینب سلام اللہ علیہا کو مدینہ منورہ بھیج دیں۔"

حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے اپنے کیے وعدے کو پورا کر دکھایا اور سیدہ

اے قاسمِ نعمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بڑی لاڈلی بیٹی ☆ صدقہ ترا کرتے ہیں طلب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

اے اُمِّ امامہ رضی اللہ عنہا ترا اکرام ہے واجب ☆ کرتے ہیں فرشتے بھی ادب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

زینب سلام اللہ علیہا کو مدینہ منورہ کی طرف عازمِ سفر کردیا (اِس سفر کی تفصیل آگے ذکر کی جائے گی) حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو سیدہ زینب سلام اللہ علیہا سے نہایت درجہ محبت تھی جب آپ سلام اللہ علیہا مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوگئیں تو آپ بہت بے چین رہنے لگے ایک بار سفرِ شام کے دوران بڑی پُردرد آواز میں یہ شعر پڑھ رہے تھے:

ذَكَرْتُ زَيْنَبَ لَمَّا وَرَّكَتْ إِرَمَا فَقُلْتُ سُقْيًا لِشَخْصٍ يَسْكُنُ الْحَرَمَا

بِنْتُ الْأَمِينِ جَزَاهَا اللهُ صَالِحَةً وَكُلُّ بَعْلٍ سَيُثْنِي بِالَّذِي عَلِمَا [1]

جب میں مقامِ ارم سے گزرا تو زینب سلام اللہ علیہا کو یاد کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ اُس شخص کو سیراب کرے جو حرم میں مقیم ہے، (امامُ الانبیا، رسول خدا، صادق و) امین ﷺ کی صاحبزادی کو بہترین جزا دے اور ہر خاوند (اپنی زوجہ میں) اُسی بات کی تعریف کرتا ہے جس کو وہ خوب جانتا ہے۔

ماہِ جمادی الاولیٰ 6 ہجری میں ایک تجارتی قافلہ شام جارہا تھا کہ عیص کے مقام پر مجاہدین اسلام کی ایک جماعت نے قافلے پر چھاپہ مارا اور تمام مال واسباب پر قبضہ کرلیا اور لوگوں کو قیدی بنالیا اُن قیدیوں میں ابوالعاص

---

[1] ---"الطبقات الكبرى" محمد بن سعد المتوفى 230ھ

الجزء الثامن: 4098- زَيْنَبَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الصفحة 27، مطبوعہ دار الكتب العلمية بيروت

"الاصابة فی تمييز الصحابة" أبو الفضل ابن حجر العسقلانی المتوفى 852ھ

11223- زينب بنت سيد ولد آدم ﷺ الجزء الثامن الصفحة 152 مطبوعہ دار الكتب العلمية بيروت

بن ربیع بھی تھے، یہ قافلہ بوقت سحر مدینہ منورہ پہنچا تو ابوالعاص نے سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کے پاس جا کر پناہ طلب کی، اُنھوں نے بلا تامّل ان کو اپنی پناہ میں لے لیا، صبح کو جب مسلمان نماز پڑھنے کے لیے مسجد نبوی شریف میں آئے تو سیدہ پاک سلام اللہ علیہا نے باآواز بلند یہ اعلان کیا:

''إِنِّي قَدْ أَجَرْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ''

مسلمانو! میں نے ابوالعاص بن ربیع کو اپنی پناہ میں لے لیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب نماز فرما چکے تو ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! کیا تم نے سُنا جو میں نے سُنا ہے'' سب نے عرض کیا: ''ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اَلْمُؤْمِنُونَ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ يُجِيرُ عَلَيْهِمْ
أَدْنَاهُمْ وَقَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَارَتْ'' [1]

مومنین دوسروں کے حق میں ایک ہاتھ کی مثل ہیں اِن میں سے ہر ادنیٰ مسلمان کو بھی پناہ دینے کا حق حاصل ہے، تحقیق ہم نے اُسے (امان و) پناہ دی جسے زینب سلام اللہ علیہا نے (امان و) پناہ دی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گھر تشریف لے گئے تو سیدہ زینب سلام اللہ علیہا حاضر خدمت ہوئیں اور عرض کیا کہ جو کچھ ابوالعاص سے لُوٹا گیا ہے وہ انہیں واپس کر دیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ

---

[1] ۔۔۔''الطبقات الکبری'' محمد بن سعد المتوفی 230ھ
الجزء الثامن: 4098۔ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم الصفحة 27 مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت

کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ''تم میرے اور ابوالعاص کے درمیان رشتہ سے واقف ہو اگر تم اِس کا مال واپس کر دو گے تو یہ تمہارا احسان ہو گا اور میری خوشی کا باعث ہو گا، اگر نہ کرو گے تو یہ اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے تمہارے لیے، جو تمہارا حق ہے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو تو ہر وقت خوشنودی و رضائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مطلوب تھی فوراً جس نے جو مال لیا تھا تمام مال واَسباب حضرت ابوالعاص کو واپس کر دیا۔ آپ وہ تمام مال واسباب لے کر مکہ مکرمہ پہنچے اور تمام لوگوں کی امانتیں واپس کر دیں، پھر اہل مکہ سے مخاطب ہو کر کہا: ''اے اہل قریش! اب میرے ذمہ کسی کی کوئی اَمانت یا مال تو نہیں ہے؟ تمام اہل مکہ کے یک زبان ہو کر کہا:

''قَالُوا لَا، فَجَزَاكَ اللهُ خَيْرًا، فَقَدْ وَجَدْنَاكَ وَفِيًّا كَرِيمًا''

بالکل نہیں، اللہ تمھیں بہترین بدلہ دے، ہم نے تمھیں پورا حق ادا کرنے والا اور باوفا شخص پایا ہے، حضرت ابوالعاص نے جب اِہل قریش کا جواب سُنا تو کہا:

''تو سُن لو کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُس کے (مقرب) بندے اور (سچے) رسول ہیں۔''

واللہ! میں نے آج سے پہلے اِس طرح اسلام کا اظہار نہیں کیا تھا تو سُن لو میں مسلمان ہوتا ہوں:

"وَاللهِ مَا مَنَعَنِي مِنَ الْإِسْلَامِ عِنْدَهُ إِلَّا تَخَوُّفُ أَنْ تَظُنُّوا أَنِّي إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنْ آكُلَ أَمْوَالَكُمْ" ❶

اللہ کی قسم! مجھے اِسلام کے اظہار سے کسی چیز نے نہیں روکا تھا سوائے اِس فکر کے کہ تم خیال کرنے لگو کہ میں خیانت کر کے تمہارا مال کھا جاؤں گا، اب مجھے اللہ تعالیٰ نے سرخرو کیا جب کہ تمہارا مال تم تک پہنچ چکا اور مجھے اِس سے فراغت مل چکی تو میں نے اِسلام کا اعلان کر دیا۔

ماہِ محرم الحرام 7 ہجری کو آپ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تشریف لے آئے اور بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کے ساتھ اِن کے نکاح کی تجدید فرمائی یا نہیں۔ اِس میں دو روایتیں ہیں، اوّل یہ کہ تجدید نہیں فرمائی بلکہ نکاح اوّل کو برقرار رکھا، دوم یہ کہ جدید حق مہر کے ساتھ نیا نکاح ہوا۔ ❷

حضرت سیدنا ابو العاص دولت، تجارت، اَمانت، بہادری، جرأت،

---

❶ ---"السيرة النبوية لابن هشام" جمال الدين عبد الملك بن هشام المتوفى 213ھ

الجزء الاوّل: اَلْمُسْلِمُونَ يَرُدُّونَ عَلَيْهِ مَالَهُ ثُمَّ يُسْلِمُ، الصفحة 658، مطبوعه مصطفى مصر

❷ ---"الاستيعاب في معرفة الأصحاب" عبدالله بن عبد البر القرطبي المتوفى 463ھ

المجلد الرابع: 3061 أَبُو العاص بْن الربيع، الصفحة 1703 مطبوعه دار الكتب بيروت

"أسد الغابة في معرفة الصحابة" عز الدين ابن الأثير الشيباني الجزري المتوفى 630ھ

حرف العين، 6042- أبو العاص، الجزء السادس الصفحة 182 مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

"الاصابة في تمييز الصحابة" أبو الفضل ابن حجر العسقلاني المتوفى 852ھ

11223- زينب بنت سيد ولد آدم صلى الله عليه وآله وسلم الجزء الثامن: الصفحة 152 مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

صداقت اور اخلاص کے اعتبار سے اپنی قوم کے چنیدہ گنتی کے اَفراد میں سے تھے، اِن کا وسیع تجارتی کاروبار مکہ مکرمہ میں تھا، حُسن معاملہ، دیانت اور اَمانت کی وجہ سے مشرکین کو اِن کے مسلمان ہونے کے باوجود مکہ مکرمہ میں رہنے پر کوئی اعتراض نہیں تھا چناں چہ آپ رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے کر پھر مکہ مقدسہ آگئے اور حسبِ سابق اپنے کاروبار میں مشغول ہوگئے، مکہ مکرمہ میں قیام کی وجہ سے اُنھیں غزوات میں شریک ہونے کا موقع نہ مل سکا۔ تاہم صرف ایک سرّیہ میں شرکت کا تذکرہ ملتا ہے جو مولائے کائنات سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی سرپرستی میں یمن بھیجا گیا تھا۔ ❶

سیدہ پاک سلام اللہ علیہا کے وِصال سے اِنھیں بے حد صدمہ پہنچا لیکن اُنھوں نے صبر واستقامت سے کام لیا اور بچوں کی خدمت وپرورش میں مصروف رہنے لگے، سیدہ زینب سلام اللہ علیہا سے وفاداری کا حق اُنھوں نے یوں ادا کیا کہ اُن کے بعد کسی دوسری عورت سے نکاح نہیں کیا۔

وفات سے بیشتر اپنی صاحبزادی کی کفالت کے متعلق اپنے ماموں زاد بھائی حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو ایک وصیت فرمائی جس کا ذکر آگے کیا جائے گا۔ حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی تاریخ وفات میں دو قول ہیں،

❶ ---"أسد الغابة في معرفة الصحابة" عز الدين ابن الأثير الشيباني الجزري المتوفى 630ھ حرف العين، 6042- أبو العاص، الجزء السادس: الصفحة 182 مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت

پہلا قول: سیدنا ابو العاص رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ماہِ ذی الحجہ 13 ہجری میں وفات پائی۔

دوسرا قول: ابن مندہ کا قول ہے کہ سیدنا حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین خلیفۃ المسلمین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں فتنہ ارتداد کے استیصال میں بھرپور حصہ لیا اور مسیلمہ کذاب کے خلاف یمامہ کی لڑائی میں مردانہ وار لڑتے ہوئے جامِ شہادت نوش کیا۔ ❶

اولادِ امجاد

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کی اولادِ امجاد میں ایک صاحبزادے اور صاحبزادی کا ذکر ملتا ہے۔ بیٹے کا نام ”سیدنا علی بن ابی العاص رضی اللہ عنہما“ اور بیٹی کا نام ”سیدہ امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہما“ تھا۔

سیدنا علی بن ابی العاص رضی اللہ عنہما

آپ ہجرتِ مدینہ منورہ سے قبل پیدا ہوئے اور قبیلہ بنو اسد کی ایک شاخ بنی غاضرہ میں دودھ پیا، جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھڑا لیا اور اپنی زیر کفالت لے لیا اور آپ امام الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سایۂ عاطفت میں فخر و تربیت حاصل کرتے رہے، ”الاستیعاب“ میں ہے:

---

❶ ۔۔۔”الاصابة فی تمييز الصحابة“ أبو الفضل ابن حجر العسقلانی المتوفی 852ھ
10182۔ أبو العاص بن الربيع ،الجزء السابع: الصفحة 209 مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

''وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَدْ أَرْدَفَهُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَدَخَلَ مَكَّةَ وَهُوَ رَدِيْفُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ'' ❶

رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے روز اپنی سواری پر علی بن ابی العاص رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے سوار کیا تھا، رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور علی بن ابی العاص رضی اللہ عنہما آپ کے ردیف تھے۔

سیدنا علی بن ابی العاص رضی اللہ عنہما کے وصال کے بارے میں دو قول نقل کیے جاتے ہیں، پہلا قول کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں قریب البلوغ ہو کر وفات پائی اور دوسرا قول ابن عساکر نے نسب کے علم میں مہارت رکھنے والے بعض ماہرین سے بیان کیا کہ (سترہ سے اٹھارہ سال کی عمر میں) سیدنا علی بن ابی العاص رضی اللہ عنہما جنگ یرموک میں لڑتے ہوئے جام شہادت نوش فرما گئے۔ ❷

سیدہ اُمامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہا

اِمام الانبیا، سرادرِ دو جہاں، ﷺ کی پیاری نواسی سیدہ اُمامہ بنت سیدہ

---

❶ ---"الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب" عبداللہ بن عبد البر القرطبی المتوفی 463ھ المجلد الثالث: 1857- علی بُن أَبِي العَاص بُن الربیع، الصفحۃ 1134 مطبوعہ دار الکتب بیروت

❷ ---"الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ" أبو الفضل ابن حجر العسقلانی المتوفی 852ھ 5706- علی بن أبی العاص، الجزء الرابع: الصفحۃ 469 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت

زینب سلام اللہ علیہا کی ولادت بعثتِ نبوی ﷺ سے پہلے مکہ معظّمہ ہوئی، خاندان نبوت میں انھیں بڑی اہمیت حاصل ہوئی کیوں کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی پہلی نواسی تھیں اور انھیں اہل بیت میں بڑا اہم مقام و مرتبہ حاصل تھا۔

کم سِنی میں اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تھی، رسول کریم ﷺ نے اپنی اِس نواسی کی پرورش و تربیت فرمائی اور انھیں آدابِ نبوت سے آشنا کیا، رسول اللہ ﷺ کو اپنے دونوں نواسوں سیدنا امام حسن مجتبیٰ اور امام عالی مقام سیدنا امام حسین علیہما السلام سے بہت پیار تھا لیکن اپنی نواسی سیدہ اُمامہ رضی اللہ عنہا سے بھی لاڈ پیار اِن سے کم نہیں تھا یہاں تک کہ آپ کو گود میں لے کر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

ابن حجر لکھتے ہیں: ''کبھی (بچپن میں، نیند سے بیدار ہوتے وقت، یا کسی آشوب کی وجہ سے آنکھوں میں پانی جمع ہو کر جو) مَیل بن کے بہنے لگتا تو آپ ﷺ اپنے مبارک ہاتھوں سے پونچھ دیا کرتے۔''[1]

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی رحمت ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور سیدہ اُمامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہا کو اپنے کندھے پر بٹھایا ہوا تھا، پھر آپ اپنے جائے نماز پر کھڑے ہو گئے، ہم آپ کے پیچھے کھڑے

---

[1] ---"الاصابة فی تمییز الصحابة" أبو الفضل ابن حجر العسقلانی المتوفی 852ھ 10828۔ أُمامة بنت أبي العاص، الجزء الثامن: الصفحة 25 مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت

ہوئے اور سیدہ اُمامہ رضی اللہ عنہا بدستور آپ کے کندھے پر تھی، اِسی حالت میں آپ نے اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کر لی، ہم نے بھی آپ کی اقتدا میں اللہ اکبر کہا اور نماز شروع کی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو سیدہ اُمامہ رضی اللہ عنہا کو زمین پر بٹھا دیتے، پھر جب آپ رکوع اور سجدے فرما لیتے تو پھر کھڑے ہوتے تو انھیں اپنے کندھے پر بٹھا لیتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پوری نماز میں اِسی طرح کیا، یہاں تک کہ نماز مکمل فرمائی۔ ❶

زوجۂ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، اُمّ المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں سفید اور سیاہ یمنی جواہرات کا ایک ہار تحفے میں آیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''لَأَدْفَعَنَّهَا إِلَى أَحَبِّ أَهْلِي إِلَيَّ''

میں یہ ہار اپنے اہل بیت علیہم السلام میں اُسے دوں گا جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اُس وقت جو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن وہاں بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں موجود تھیں۔ کہنے لگیں کہ یہ تو ابو قحافہ کی بیٹی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) کو ملے گا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیدہ اُمامہ بنت زینب رضی اللہ عنہا کو بلایا

---

❶ ...''صحیح البخاری'' ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی 256ھ
کِتَابُ الأَدَبِ، بَابُ رَحْمَةِ الوَلَدِ وَتَقْبِيلِهِ وَمُعَانَقَتِهِ: الرقم 5996۔ مطبوعہ دار طوق النجاۃ القاہرہ
''صحیح مسلم'' ابو الحسن مسلم بن الحجاج القشیری المتوفی 261ھ
کِتَابُ الْمَسَاجِدِ، بَابُ جَوَازِ حَمْلِ الصِّبْيَانِ فِي الصَّلَاةِ: الرقم 543۔ مطبوعہ دار إحیاء التراث بیروت

اے قاسم نعمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بڑی لاڈلی بیٹی ☆ صدقہ تم کرتے ہیں طلب سیدہ زینب علیہا السلام

اے اُمِّ امامہ رضی اللہ عنہا تیرا اکرام ہے واجب ☆ کرتے ہیں فرشتے بھی ادب سیدہ زینب علیہا السلام

اور وہ ہار اُن کے گلے میں ڈال دیا۔ ❶

ایک بار شاہِ حبشہ نجاشی نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں زیور ہدیۃً بھیجا، اُس میں ایک سونے کی انگوٹھی تھی، جس کا نگینہ حبشہ کا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہ انگوٹھی سیدہ اُمامہ رضی اللہ عنہا کو عطا کی۔ ❷

جب نانا جان امام الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ظاہری پردہ فرمایا آپ سن شعور کو پہنچ چکی تھیں، وصال مبارک کے بعد سیدہ نساء العالمین، خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی زیر شفقت زندگی بسر کرنا شروع کی، سیدہ پاک سلام اللہ علیہا کی اپنی بھانجی سے محبت بھی کچھ کم نہ تھی، آپ اپنی اولادِ امجاد کی طرح اِن کا بھی پوری طرح خیال رکھا کرتی تھیں، آپ نے انھیں ماں کا پیار دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت اور شفقت کی کمی پوری کردی۔

بوقت رِحلت مبارکہ سیدہ پاک سلام اللہ علیہا نے مولائے کائنات، باب مدینۃ العلم سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو وصیت کی تھی کہ وہ مبارک شہزادگان حسنین کریمین علیہما السلام کی خدمت و تربیت کے لیے اُمامہ بنت

---

❶ ---"مسند الإمام أحمد بن حنبل" أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني المتوفى 241ھ مسند النساء: مُسْنَدُ الصِّدِّيقَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: الرقم 24704 - مطبوعه مؤسسة الرسالة بيروت

❷ ---"الاصابة فی تمییز الصحابة" أبو الفضل ابن حجر العسقلاني المتوفى 852ھ 10828 - أُمامة بنت أبي العاص، الجزء الثامن: الصفحة 25 مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا سے نکاح کرلیں اور یہی وصیت سیدہ اُمامہ رضی اللہ عنہا کے والد گرامی نے اپنے خالہ زاد بھائی (جو عشرہ مبشرہ اصحاب کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں) جناب سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو بھی کی تھی، یوں سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا کے وصال باکمال کے بعد سیدنا ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی خواہش کی تکمیل ہوئی۔ ❶

11 ہجری کو یہ نکاح منعقد ہوا اور نکاح سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ہی پڑھایا۔ سیدہ اُمامہ، سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے ساتھ خلافتِ راشدہ کے آخری ایام تک رہیں، میاں، بیوی کے درمیان مثالی محبت تھی۔

آپ رضی اللہ عنہا سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے ہمراہ کوفہ منتقل ہوئیں، آپ کی زندگی کا بیش تر حصہ مولائے کائنات سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے ساتھ گزرا۔

بیشتر تذکرہ نگاروں نے تحقیقاً تحریر کیا کہ امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے حضرت اُمامہ بنت زینب رضی اللہ عنہا کی کوئی اولاد نہیں ہوئی لیکن بعض نے ایک صاحبزادے کا ذکر کیا ہے جس کا نام 'محمد اوسط عَلَیْہِ السَّلَام' تھا۔ ❷

---

❶ "الطبقات الکبری" محمد بن سعد المتوفی 230ھ
الجزء الثالث: 3- عَلِیّ بْن أَبِی طَالِب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ: الصفحۃ 14 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت

❷--- "الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب" عبداللہ بن عبد البر القرطبی المتوفی 463ھ
المجلد الرابع: 3236- أمامۃ بنت أبی العاص بن الربیع، الصفحۃ 1788 مطبوعہ دار الکتب بیروت

40 ہجری میں جب مولائے کائنات سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم قاتلانہ حملے کے بعد بستر پر دراز تھے تو آپ نے اپنی اہلیہ کو بلایا اور فرمایا: ''اگر میرے بعد شادی کا ارادہ ہو تو مغیرہ بن نوفل میری نظر میں بہتر رہے گا'' مولائے کائنات کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی شہادتِ فاجعہ کے بعد حضرت اُمامہ رضی اللہ عنہا نے عدت پوری کی تو مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا منتقل ہوگئیں اور کوفہ کو خیرآباد کہہ دیا۔

سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام کی وصیت کے مطابق حضرت مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہم سے نکاح کیا، جن سے ایک بیٹا پیدا ہوا جن کا نام ''یحییٰ'' تھا (اور وہ بچپن میں ہی وصال کر گئے تھے) اِس وجہ سے سیدہ اُمامہ بنت زینب رضی اللہ عنہا کی کنیت ''اُمّ یحییٰ'' تھی۔ ❶

امامُ الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی پیاری نواسی، سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی نورِ چشم نے 66 ہجری بمطابق 686ء وفات پائی، آپ کا مدفن جنت البقیع شریف میں ہے۔ ❷

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنھَا وَ اَرْضَاھَا عَنَّا

---

❶ ---''الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب'' عبداللہ بن عبد البر القرطبی المتوفی 463ھ المجلد الرابع: 3236- أمامۃ بنت أبی العاص بن الربیع، الصفحۃ 1788 مطبوعہ دار الکتب بیروت

❷ ---''ویکیپیڈیا آزاد دائرۃ المعارف'' www.wikipedia.org

اے قاسمِ نعمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بڑی لاڈلی بیٹی ☆ صدقہ ترا کرتے ہیں طلب سیدہ زینب علیہا السلام
اے اُمِّ امامہ رضی اللہ عنہا ترا اکرام ہے واجب ☆ کرتے ہیں فرشتے بھی ادب سیدہ زینب علیہا السلام

فضل و کمال

پارہائے صحف غنچہائے قدس

اہل بیت نبوت پہ لاکھوں سلام

آبِ تطہیر سے جس میں پودے جمے

اُس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام

خونِ خیر الرّسل سے ہے جن کا خمیر

اُن کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

جگر گوشۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ، سیدہ زینب سلام اللہ علیہا نے تمام تر فضائل و خصائل، محاسن ومحامد اوراوصاف و کمالات اپنے والد گرامی امامُ الانبیا، تاجدارِ بطحا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور والدۂ ماجدہ ملیکۃُ العرب سیدہ خدیجۃ الکبری سلام اللہ علیہا سے میراث میں پائے ہیں۔

سیدہ زینب بنت رسول اللہ سلام اللہ علیہا کا شمار السابقین فی الاسلام میں ہوتا ہے جنھوں سب سے پہلے اسلام کا اظہار کیا اور اپنے آنگن میں سب سے پہلے بابا جان سردارِ انبیا سیدنا ونبینا وشفیعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تصدیق کرنے کی سعادت حاصل کی ، اِن کے سبقت فی الاسلام پر کسی دلیل کی

ضرورت نہیں، معروف شارح اور سیرت نگار علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوبصورت بات بیان کی ہے:

''ایمان کے آنگن میں پہلے داخل ہونے والوں کی فہرست میں بیٹیوں کا نام نہیں لیا جاتا اِس لیے کہ اعلان نبوت سے پہلے ہی وہ اپنے ابا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طرزِ عمل سے بے حد متأثر تھیں'' [1]

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا صبر ورَضا، جرأت واستقامت کا پیکر تھیں۔ اسلام کے لیے ہجرت کی اور سفر کے تمام مصائب وآلام دین کے لیے برداشت کیے، اپنی والدہ ماجدہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کی طرح آپ بھی اپنے بابا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر حالت میں غم گسار تھیں، منیب بن مدرک کہتے ہیں دورِ جاہلیت میں جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قوم کو حق کا پیغام دیا اور فرمایا:

''یَا أَیُّھَا النَّاسُ، قُوْلُوْا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْا''

اے لوگو! لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہو، فلاح پا جاؤ گے، کلمہ حق کو قبول کرنے کے بجائے قوم کے کچھ شقی القلب لوگوں نے نازیبا کہا، کچھ نے مٹی پھینکی، جس کے جی میں جو آتا وہ کرتا (چشم فلک نے کبھی ایسا نظارہ نہ دیکھا ہوگا کہ لوگ پتھر مار رہے ہوں اور اللہ کا محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعائیں دے رہا ہو، لیکن لوگ تھے

---

[1] ۔۔۔''شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیة'' محمد بن عبد الباقی الزرقانی المتوفی 1122ھ المجلد الأول: ذکر أول من آمن بالله ورسوله: الصفحة 460 مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت

کہ اُن کی عقلوں پر پردے پڑ گئے تھے) یہاں تک کہ دوپہر ہوگئی پھر پانی کا مشکیزہ لیے ہوئے ایک خاتون آئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس اور دونوں مبارک ہاتھوں کو دھویا، آنکھوں سے آنسو بھی رواں تھے۔ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی معصوم بیٹی کو اِس قدر پریشان و مضطرب دیکھا تو سینے مبارک سے لگا کر فرمایا: ''يَا بُنَيَّةُ، لَا تَخْشَى عَلَى أَبِيكِ عَيْلَةً وَلَا ذِلَّةً''

اے بیٹی (نہ رُو، صبر کرو) اپنے والدِ محترم کے بارے میں کسی قسم کا خدشہ دِل میں نہ ڈال (ہمیشہ یہ دِن اِس طرح نہیں رہنے)

پوچھا گیا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: ''یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی زینب سلام اللہ علیہا ہیں۔'' (1)

مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف کا اذیت ناک سفر (جس کی تفصیل آگے آتی ہے) طے کر کے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بڑی لختِ جگر، اپنے بابا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائیں تو کائنات کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''هِيَ أَفْضَلُ بَنَاتِي أُصِيبَتْ فِيَّ'' (2)

میری بیٹیوں میں سے زینب بہترین بیٹی ہے جس کو میری وجہ سے ستایا گیا۔

---

(1) --- ''المعجم الكبير'' أبو القاسم الطبراني المتوفى 360ھ
بَابُ الْمِيمِ، مُنِيبٌ الْأَزْدِيُّ: الرقم 805 مطبوعہ مكتبة ابن تيمية القاهرة

(2) --- ''المستدرك على الصحيحين'' أبو عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم المتوفى 405ھ
ذِكْرُ بَنَاتِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بَعْدَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ، الرقم 6836۔ مطبوعہ بیروت

سفرِ ہجرت

سیدنا ابو العاص رضی اللہ عنہ جب بدر کے قیدیوں کے ساتھ گرفتار ہو کر مدینہ منورہ آئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں آزاد کرتے وقت وعدہ لیا تھا کہ وہ سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کو مدینہ منورہ بھیج دے، انھوں نے وعدہ پورا کرتے ہوئے سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کو اپنے بھائی کنانہ کے ساتھ روانہ کر دیا، اِس کے بعد سفر کی تفصیل سیدہ زینب سلام اللہ علیہا خود بیان فرماتی ہیں:

''جب میں نے مکمل تیاری کر لی تو میرے خاوند کا چھوٹا بھائی کنانہ بن ربیع تیر کمان سے لیس ہو کر اونٹ کے ہمراہ میرے پاس آیا، مجھے کجاوہ میں بٹھایا اور دن دِہاڑے سب لوگوں کے سامنے مدینہ منورہ کے سفر پر روانہ ہوئے، لوگوں نے جب یہ منظر دیکھا تو وہ برداشت نہ کر سکے اور مجھے روکنے کے لیے گھروں سے نکل پڑے، مقام ذی طوی پر انہوں نے ہمیں آلیا، سب سے پہلے میرے پاس ہبار بن اسود اور نافع بن عبد القیس زہری آئے، ہبار نے نیزا مارا (جس کی وجہ سے آپ زمین پر گر گئیں) اور شدید ضرب کی وجہ سے (بہت خون بہا اور اُس وقت آپ حاملہ تھی اور آپ کا) حمل ضائع ہو گیا، یہ صورت حال دیکھ کر میرے دِیور کو طیش آیا اور اپنے ترکش سے تیر نکال کر نشانہ سیدھا کیا اور کہا: ''اب جو بھی میرے قریب آئے گا میں اُسے

اے قاسمِ نعمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بڑی لاڈلی بیٹی ☆ صدقہ ترا کرتے ہیں طلب سیدہ زینب علیہا السلام
اے اُمِّ امامہ رضی اللہ عنہا ترا اکرام ہے واجب ☆ کرتے ہیں فرشتے بھی ادب سیدہ زینب علیہا السلام

پھڑکا دوں گا۔'' یہ سُن کر لوگ خوف زدہ ہو گئے اور خاموشی سے پیچھے ہٹ گئے، اتنے میں ابوسفیان (اس وقت آپ اِسلام نہیں لائے تھے) آگے بڑھا، اُس نے میرے دیور سے کہا: ''تم ہماری مشکلات کو جانتے ہو تم کو اِس طرح علانیہ طور پر روانہ نہیں ہونا چاہیے تھا، یہ منظر دیکھ کر لوگوں کا غضب ناک ہونا ایک فطری سی بات ہے، تم اِس طرح کرو کہ ابھی گھر واپس چلے جاؤ'' کچھ عرصہ اپنے گھر میں رہو، جب لوگ قدرے مطمئن ہو جائیں تو کسی دن موقع پا کر رات کی تاریکی میں زینب (سلام اللہ علیہا) کو اُن کے بابا جان ﷺ کے ہاں پہنچا دو، اگر اب ہم نے تم کو نہ روکا تو لوگوں کی اکثریت ہمارے خلاف ہو جائے گی اور وہ ہمیں بزدلی اور خوف زدہ ہونے کا طعنہ دیں گے، تم تو سمجھدار نوجوان ہو، اس صورتِ حال کی نزاکت کو سمجھو، (اُس وقت آپ کے جسم سے شدید خون بہہ رہ تھا اِس لیے) میرے دیور نے اُن کی بات مان لی اور مجھے واپس لے گیا۔ ❶

واپس آتے ہوئے راستے میں ہند بنت عتبہ (جو فتح مکہ کے وقت ایمان لائیں تھیں) اِن سے ملی، اُسے پتا چل چکا تھا کہ ہبار نے شہزادی رسول ﷺ سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کو نیزہ مار کر زخمی کیا ہے اُسے بہت رنج ہوا

---

❶ ---''المعجم الکبیر'' أبو القاسم الطبرانی المتوفی 360ھ
مُسْنَدِ النِّسَاءِ، ذِكْرُ سِنِّ زَيْنَبَ وَوَفَاتِهَا وَمِنْ أَخْبَارِهَا: الرقم 1050 مطبوعہ مکتبۃ ابن تیمیۃ القاھرۃ

اور قوم کو برا بھلا کہا اور ساتھ ہی لڑائی اُن کی بزدلی کا طعنہ دیا اور انھیں عار دِلاتے ہوئے کہا کہ تم لڑائی کے وقت بھیگی بلی بن جاتے ہو اور اگر کوئی خاتون اپنے باپ سے ملنے کے لیے سفر پر روانہ ہو تو بڑے سورمے اور بہادر بن جاتے ہو، لاکھ تُف تمھارے اِس روّیے پر، ساتھ اِن لوگوں کی مذمت کرتے ہوئے موقع محل پر ایک شعر پڑھا:

أَ فِي السِّلْمِ أَعْيَارٌ جَفَاءً وَ غِلْظَةً

وَ فِي الْحَرْبِ أَشْبَاهُ النِّسَاءِ الْعَوَارِكِ (1)

حالتِ امن میں وحشی گدھے جفا کار اور سخت گیر ہو جاتے ہیں اور لڑائی میں حائضہ عورتوں کی مانند بن جاتے ہیں۔

اِدھر اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم جاؤ اور میری بیٹی زینب کو میرے پاس لے آؤ، یہ میری انگوٹھی اپنے ساتھ لے جاؤ، یہ میری بیٹی کو دے دینا۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ انگوٹھی لے کر روانہ ہو گئے، مکہ مکرمہ کے قریب پہنچ کر ایک چرواہے سے ملاقات ہوئی اس سے پوچھا کہ تم کس کی طرف سے یہاں بکریاں چرا رہے ہو؟ اُس نے بتایا کہ

---

(1) ۔۔۔ "السيرة النبوية لابن هشام" جمال الدين عبد الملك بن هشام المتوفى 213ھ الجزء الاوّل :خُرُوجُ زَيْنَبَ إِلَى الْمَدِينَةِ :الصفحة 656 مطبوعه مصطفى مصر

ابوالعاص کی طرف سے! حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ بکریاں کس کی ہیں؟ اُس نے بتایا کہ یہ بکریاں ''زینب'' (سلام اللہ علیہا) کی ہیں، حضرت زید رضی اللہ عنہ اُس چرواہے کے ساتھ تھوڑی دیر چلتے رہے پھر اُس سے کہا:

کیا میں تجھے ایک چیز دوں؟ لیکن اِس کا تذکرہ کسی سے نہ کرنا، اُس نے کہا ٹھیک ہے، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اُسے انگوٹھی دی اور کہا: یہ انگوٹھی زینب (سلام اللہ علیہا) کو دے دینا لیکن اِس کا پتہ کسی کو نہ چلے، وہ بکریاں باڑے میں بند کر کے سیدہ زینب (سلام اللہ علیہا) کے پاس گیا اور انگوٹھی اُن کے سپرد کر دی۔ سیدہ زینب سلام اللہ علیہا نے پوچھا کہ یہ انگوٹھی کس نے دی ہے؟ اُس نے بتایا: ایک شخص مدینہ منورہ سے آیا ہے، اُس نے یہ انگوٹھی مجھے دی، تا کہ آپ تک پہنچا دوں، سیدہ زینب سلام اللہ علیہا نے پوچھا: وہ کہاں ہے؟ اُس نے بتایا کہ وہ فلاں جگہ پر ہے۔ سیدہ زینب سلام اللہ علیہا سمجھ گئیں کہ اُسے میرے بابا جان ﷺ نے بھیجا ہے اور انگوٹھی اپنی نشانی کے طور پر بھیجی ہے، تو آپ خاموشی سے رات کی تاریکی میں اپنے گھر سے نکلیں اور (مقام بطن یاجج پر) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ کر اونٹ پر سوار ہوئیں (کنانہ بن ربیع واپس مکہ مکرمہ چلے گئے) اور (آپ سلام اللہ علیہا) مدینہ منورہ پہنچ گئیں۔'' (1)

(1) --- "المستدرك على الصحيحين" أبو عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم المتوفى 405ھ
ذِكْرُ بَنَاتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَعْدَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ، الرقم 6836 - مطبوعہ دار الکتب بیروت

اے قاسمِ نعمت ﷺ کی بڑی لاڈلی بیٹی ☆ صدقہ ترا کرتے ہیں طلب سیدہ زینب علیہا السلام
اے اُمِّ امامہ رضی اللہ عنہا تیرا اکرام ہے واجب ☆ کرتے ہیں قریشی بھی ادب سیدہ زینب علیہا السلام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی صاحبزادی کا استقبال کیا اور جب اِس بات کا علم ہوا کہ ہبار بن اسود کی وجہ سے اُنھیں تکلیف کا سامنا کرنا پڑا تو چشمانِ مبارک سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا:

''هِيَ خَيْرُ بَنَاتِي أُصِيبَتْ فِيَّ'' ❶

یہ میری لاڈلی پیاری بیٹی ہے، اِسے میری وجہ سے تکلیف اُٹھانا پڑی۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک لشکر کو روانہ کیا، اُس میں میں بھی تھا، آپ نے لشکر کو حکم دیا کہ اگر تمھیں ہبار بن اسود اور نافع بن عبد القیس ملیں تو ان دونوں کو آگ سے جلا ڈالنا (کیوں کہ اِن دونوں نے جگر گوشۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کو اذیت و تکلیف دی جس سے آپ زخمی ہوئیں) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دوسرے دن جب ہم روانہ ہونے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''جب تم انھیں ملو تو ان دونوں کو قتل کر دینا، آگ کا عذاب دینا تو اللہ تعالیٰ ہی کو سزاوار ہے۔'' ❷

نوٹ: اِن دونوں میں سے ہبار بن اسود نے تو جب مکہ فتح ہوا تو اِسلام لا کر

---

❶ ـــ ''المعجم الكبير'' أبو القاسم الطبراني المتوفى 360ھ

مُسْنَدِ النِّسَاءِ، ذِكْرُ سِنِّ زَيْنَبَ وَوَفَاتِهَا وَمِنْ أَخْبَارِهَا: الرقم 1050 مطبوعہ مكتبة ابن تيمية القاهرة

❷ ـــ ''الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان'' أبو حاتم محمد بن حبان التميمي المتوفى 354ھ

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَنْ يُعَذِّبَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: الرقم 5611 مطبوعہ مؤسسة الرسالة، بيروت

اے قاسمِ نعمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بڑی لاڈلی بیٹی ☆ صدقہ ترا کرتے ہیں طلب سیدہ زینب علیہا السلام

اے اُمِّ امامہ رضی اللہ عنہا ترا اکرام ہے واجب ☆ کرتے ہیں فرشتے بھی ادب سیدہ زینب علیہا السلام

تعزیر سے جان بچالی، جب کہ دوسرے کا تاریخ میں کہیں کوئی نشان نہیں۔

ہجرت کے اِس سفر کے بعد سیدہ زینب سلام اللہ علیہا چھ سال مدینہ منورہ میں رہیں یہاں تک کہ 7 ہجری میں حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے اعلان اِسلام فرمایا، چھ سال کی طویل جدائی کے بعد سیدہ زینب سلام اللہ علیہا اور سیدنا ابوالعاص رضی اللہ عنہ اکھٹے رہنے لگ گئے۔

رحمت کائنات، جانِ کائنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں شہزادیٔ پاک سیدہ زینب سلام اللہ علیہا اور آپ کے خاوند سیدنا ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ فیضانِ نبوت ورسالت سے فیض یاب ہوتے رہے۔

وصال باکمال

سفرِ ہجرت کی اذیت اور لاحق علالت نے آپ کے جسم اقدس مستقل بسیرا کرلیا، شدید خون بہنے کی وجہ سے جسم میں بہت زیادہ کمزوری پیدا ہوگئی، کچھ عرصہ بعد آپ سلام اللہ علیہا کا وہی زخم دوبارہ تازہ ہوگیا وہی سببِ وصال بنا اور آپ درجہ شہادت پر فائز ہوئیں، اِسی وجہ سے بڑے بڑے اکابرین اور اہل قلم نے سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کے بارے میں لکھا:

”فَكَانُوا يَرَوْنَهَا مَاتَتْ شَهِيدَةً“ (1)

(1) ۔۔۔ ”البداية والنهاية“ أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي المتوفى 774ھ الجزء الخامس: فصل في ذكر أولاده صلى الله عليه وسلم الصفحة 329 مطبوعه دار إحياء التراث العربي

یعنی سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کو "شہیدہ" کے نام سے تعبیر کیا جانا چاہیے۔

تمام تاریخ وسیرت کی کتب کے مطابق سیدہ زینب بنت رسول سلام اللہ علیہا نے 8 ہجری کے شروع میں وصال فرمایا۔ ❶

جلیل القدر صحابیہ اُمِّ عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا غسل اور کفن کا فریضہ سرانجام دینے کے لیے تشریف لائیں، اُمِّ عطیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا، سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا اور زوجۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام المومنین حضرت سیدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا بھی شریک تھیں۔ ❷

حضرت اُمِّ عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ انھیں تین یا پانچ بار غسل دینا اور پانچویں مرتبہ پانی میں کافور ملالینا، جب تم انھیں غسل دے چکو تو مجھے بتادینا، (فرماتی ہیں جب ہم غسل دے چکیں تو) ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چادر مبارک ہمیں عطا کی اور فرمایا اِس چادر کو کفن میں شامل کرلو۔" ❸

---

❶ ـــ "الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ" أبو الفضل ابن حجر العسقلانی المتوفی 852ھ
11223۔ زینب بنت سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، الجزء الثامن: الصفحۃ 152 مطبوعہ دار الکتب بیروت

❷ ـــ "الطبقات الکبری" محمد بن سعد المتوفی 230ھ
الجزء الثامن: 4098۔ زَیْنَب بِنْتَ رَسُولِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصفحۃ 28 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت

❸ ـــ "الطبقات الکبری" محمد بن سعد المتوفی 230ھ
الجزء الثامن: 4098۔ زَیْنَب بِنْتَ رَسُولِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصفحۃ 28 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت

جب غسل اور کفن دیا جا چکا تو بڑے اعزاز و اکرام کے ساتھ پردہ داری سے تدفین کے لیے لے جایا گیا۔ تیسری صدی ہجری کے نامور عرب مورخ اور ماہر علم اَنساب علامہ بلاذری المتوفی 279 ہجری لکھتے ہیں:

''وَصَلّٰى عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا'' (1)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود نماز جنازہ پڑھائی اور مرقد مبارک میں خود تشریف لے گئے۔ جنت البقیع شریف آپ سلام اللہ علیہا کا مدفن بنا۔

سلام اُس سیدہ کو، سر بسر مِہر و وَفا ٹھہریں
سلام اُس سیدہ کو، پیکر صبر و رَضا ٹھہریں

کلماتِ اختتام

سیدہ زینب سلام اللہ تعالیٰ علیہا کی حیاتِ مبارکہ جہاں فضائل وکمالات آپ کا نصیبہ رہا وہاں مصائب وشدائد کو برداشت اور ان میں ثابت قدمی بھی آپ کا شیوا رہا، تمام زندگی اپنے بابا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خدمت واطاعت میں گزار دی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اِن کے اُسوہ کاملہ پہ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ بِعَوْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَبِتَوْفِيْقِهٖ

---

(1) ۔۔۔ ''أنساب الأشراف'' أحمد بن يحيى بن جابر بن داود البلَاذُري المتوفى 279ھ الجزء الأول: زينب بنت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، الصفحة 400 مطبوعه دار الفكر بيروت

منقبت

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا بنتِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مصطفیٰ کے گھر کی رونق سیّدہ زینب سلام اللہ علیہا سلام
آپ ہیں بنت خدیجہ سلام اللہ علیہا آپ کا اعلیٰ مقام
دین کی خاطر سہے ظلم و ستم ہجرت بھی کی
گردنیں ہوجائیں خم آجائے جب زینب کا نام
ہے بقیعِ پاک میں وہ نُوری مرقد آپ کا
جس پہ دیتے حاضری قُدسی بھی ہیں بااحترام
اُن کی عظمت کوئی بھی ساجد کرے کیسے بیاں
اولیاء و اَصفیاء بھی جن کے در ہیں غُلام

(صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی)

منقبت

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا بنتِ محمد رسول اللہ ﷺ

طوف میں اُن کے لیے ہر دم کہکشاں اَنوار کی
سیدہ زینب رضی اللہ عنہا جو ہیں لختِ جگر سرکار کی

ماں اُمامہ و علی رضی اللہ عنہما کی، دخترِ ختم الرسل ﷺ
قرۃالعین خدیجہ رضی اللہ عنہا، لاڈلی گھربار کی

بھیک میں اُن کے سوالی کا ملا کرتی ہے، وہ
قدسیوں میں دھوم ہے جس رفعت کردار کی

شاہِ اقلیم عدن کا نقش اوّل اُن کی ذات
شاہ بانو کیوں نہ ہوں وہ خلد کے گلزار کی

پیکر صبر و رَضا، تنویر خلق مصطفیٰ ﷺ
ترجمان بنت نبی ہیں ہاشمی اَقدار کی

جارہی ہے دیکھیے بطحا سے طیبہ کی طرف
اُختِ زہرا، حامیہ کونین کے سردار کی

جس کو خالق نے بنایا بے نظیر و بے مثال
یہ مقدس شکل ہے اُس ذات کے اظہار کی

گلشن تطہیر کی شہزادؔ وہ پہلی بہار
سربسر تصویر ہے معبود کے اسرار کی

علامہ شہزاد مجددی

منقبت

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا بنتِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نبی پاک کی نورِ نظر تھیں سیدہ زینب سلام اللہ علیہا
زمانے کے لیے بادِ سحر تھیں سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

کئے برداشت باطل کے مظالم حُبِّ احمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں
زمانے کے لیے جان اثر تھیں سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

ہر اک ان کی ادا تھی بہرِ حُبِّ سرورِ بطحا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حسن نظر تھیں سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

زمانے کو عطا ہوتی ہے جس سے شان اسلامی
گلستانِ ضیا کا وہ ثمر تھیں سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

ابو العاص اُن پہ شیدا آپ بھی اُن پر تصدق تھیں
وَفا ومہر وشفقت کا نگر تھیں سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

رَضاؔ تھی عمر تھوڑی موت کا جونہی پیام آیا
خدا کے وصل کو محوِ سفر تھیں سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

(پروفیسر محمد اکرم رضاؔ)

منقبت

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا بنتِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بابا ہیں تیرے شاہِ عرب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا
ہے پاک تیرا اعلیٰ نسب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

اے بنتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، بنت خدیجہ رضی اللہ عنہا ترے دِل کو
پہنچے ہیں بہت رَنج وتعب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

اے اُمّ امامہ رضی اللہ عنہا تیرا اکرام ہے واجب
کرتے ہیں فرشتے بھی ادب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

اے قاسمِ نعمت کی بڑی لاڈلی بیٹی
صدقہ ترا کرتے ہیں طلب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

چادر میرے آقا نے کفن کے لیے بخشی
خلّاق سے واصل ہوئی جب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

اَشفاقؔ نے پائے جو انعام جہاں میں
سب ہیں تیرے بابا کے سبب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

اشفاق احمد غوریؔ

اے قاسمِ نعمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بڑی لاڈلی بیٹی ☆ صدقہ ترا کرتے ہیں طلب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

اے اُمِّ امامہ رضی اللہ عنہا تیرا اکرام ہے واجب ☆ کرتے ہیں فرشتے بھی ادب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

منقبت

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا بنتِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نور کی پہلی کرن سیدہ زینب بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہے کلی، رحمت چمن عابدہ زینب بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پرورش پائی آغوشِ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں
بادب خوش سخن، طاہرہ زینب بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دعوتِ ذوالعشیرہ کو ساتھ تھیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
باوفا، پُر اَمن، طیبہ زینب بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کلمہ حق کا ساتھ دینا پہلی مثال آپ تھیں
اِسلام کی محسن، شاہدہ زینب بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

هِيَ اَفْضَلُ بِنَاتِيْ فرمایا تھا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
شہنشاہِ گفتن، ساجدہ زینب بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ثانی وقتِ آخر محبت و وَفا کی مثال پر
عطائے آقا کفن بردہ زینب بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیرزادہ حکیم محمد عالم شاہ ثانی القادری

اے اُمِّ امام رضی اللہ عنہا تیرا اکرام ہے واجب ☆ کرتے ہیں فرشتے بھی ادب سیدہ زینب علیہا السلام

اے قاسمِ نعمت ﷺ کی بڑی لاڈلی بیٹی ☆ صدقہ ترا کرتے ہیں طلب سیدہ زینب علیہا السلام

مصادرومراجع

	اسماء کتب
1	''كتاب السير و المغازي'' محمد بن اسحاق بن یسار المطلبی المدنی: المتوفی 151ھ الناشر: دار الفکر بیروت
2	''المغازي'' ابو عبد اللہ محمد بن عمر الواقدی: المتوفی 207ھ الناشر: دار الأعلمي بیروت
3	''السيرة النبوية لابن هشام'' ابو محمد عبد الملک بن ہشام بن ایوب الحمیری المعافری: المتوفی 213ھ الناشر: مطبعة مصطفى مصر
4	''الطبقات الكبرى'' ابو عبد اللہ محمد بن سعد: المتوفی 230ھ الناشر: دار الكتب العلمية بیروت
5	''المصنف في الأحاديث و الآثار'' ابو بکر بن ابی شیبہ: المتوفی 235ھ الناشر: مكتبة الرشد الرياض
6	''نسب قريش'' ابو عبد اللہ مصعب بن عبد اللہ الزبیری: المتوفی 236ھ الناشر: دار المعارف القاهرة
7	''مسند الإمام أحمد بن حنبل'' ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی: المتوفی 241ھ الناشر: مؤسسة الرسالة مصر
8	''أخبار مكة و ما جاء فيها من الآثار'' ابو الولید محمد بن عبد اللہ المعروف بالارزقی: المتوفی 250ھ الناشر: دار الأندلس للنشر بیروت
9	''صحيح البخاري'' ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری: المتوفی 256ھ الناشر: دار طوق النجاة الطبعة
10	''صحيح المسلم'' ابو الحسن مسلم بن الحجاج القشیری: المتوفی 261ھ الناشر: دار إحياء التراث العربي بیروت
11	''أخبار مكة في قديم الدهر و حديثه'' ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن العباس المکی الفاکھی: المتوفی 272ھ الناشر: دار خضر بیروت

12	''أنساب الأشراف'' احمد بن یحییٰ بن جابر بن داود البلاذری: المتوفی 279ھ الناشر: دار الفكر بيروت
13	''الاحسان فی تقريب صحيح ابن حبان'' ابوحاتم محمد بن حبان التمیمی: المتوفی 354ھ الناشر: مؤسسة الرسالة مصر
14	''المعجم الكبير'' ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی: المتوفی 360ھ الناشر: مكتبة ابن تيمية القاهرة
15	''المستدرک علی الصحيحين'' ابوعبداللہ الحاکم محمد بن عبداللہ النیشاپوری: المتوفی 360ھ الناشر: دار الكتب العلمية بيروت
16	''تهذيب اللغة'' ابومنصور محمد بن احمد الازہری الھروی: المتوفی 370ھ الناشر: دار إحياء التراث العربي بيروت
17	''معرفة الصحابة'' ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی: المتوفی 430ھ الناشر: دار الوطن للنشر الرياض
18	''دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة'' ابوبکر احمد بن الحسین بن علی بیہقی: المتوفی 458ھ الناشر: دار الكتب العلمية بيروت
19	''الاستيعاب في معرفة الأصحاب'' ابوعمر یوسف بن عبداللہ القرطبی: المتوفی 463ھ الناشر: دار الجيل، بيروت
20	'' تلقيح فهوم أهل الأثر'' عبدالرحمن ابن الجوزی: المتوفی 508ھ الناشر: شركة دار الأرقم بن أبي الأرقم بيروت
21	''تاريخ مدينة دمشق وذكر فضلها وتسمية من حلها من الاماثل'' ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف بابن عساکر: المتوفی 571ھ الناشر: دار الفكر بيروت
22	''الكامل فی التاريخ'' ابوالحسن علی بن ابی المکرم، ابن الاثیر: المتوفی 630ھ الناشر: دار الكتاب العربي بيروت لبنان
23	''أسد الغابة في معرفة الصحابة'' ابوالحسن علی بن ابی المکرم، ابن الاثیر: المتوفی 630ھ الناشر: دار الكتب العلمية بيروت

اے اُمِّ امام رضی اللہ عنہا تیرا اکرام ہے واجب ☆ کرتے ہیں فرشتے بھی ادب سیدہ زینب علیہا السلام

اے قاسمِ نعمت ﷺ کی بڑی لاڈلی بیٹی ☆ صدقہ ترا کرتے ہیں طلب سیدہ زینب علیہا السلام

24	''أسد الغابة في معرفة الصحابة'' ابوالحسن علی بن ابی المکرم، ابن الاثیر: المتوفی 630ھ الناشر: دار الكتب العلمية بيروت
25	''ذخائر العقبى فى مناقب ذوى القربى'' محب الدین احمد بن عبداللہ الطبری: المتوفی 694ھ الناشر: مكتبة القدسي القاهرة
26	''لسان العرب'' ابوالفضل محمد بن مکرم، جمال الدین ابن منظور الانصاری: المتوفی 711ھ الناشر: دار صادر بیروت
27	''نهاية الأرب فى فنون العرب'' شہاب الدین احمد بن عبدالوہاب القرشی: المتوفی 733ھ الناشر: دار الكتب القاهرة
28	''عيون الاثر فى فنون المغازى والشمائل والسير'' ابوالفتح محمد بن محمد الیعمری ابن سید الناس: المتوفی 734ھ الناشر: دار القلم بيروت
29	''البداية والنهاية'' ابوالفداء اسماعیل بن عمر الدمشقی: المتوفی 774ھ الناشر: دار الفكر بيروت
30	''السيرة النبوية'' ابوالفداء اسماعیل بن عمر الدمشقی: المتوفی 774ھ الناشر: دار المعرفة بيروت
31	''تفسير الدر المنثور'' جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی: المتوفی 911ھ الناشر: دار الفكر بيروت
32	''المواهب اللدنية بالمنح المحمدية'' ابوالعباس، شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی: المتوفی 923ھ الناشر: المكتبة التوفيقية القاهرة
33	''سبل الهدى والرشاد، في سيرة خير العباد'' محمد بن یوسف الشامی: المتوفی 942ھ الناشر: دار الكتب العلمية بيروت لبنان
34	''تاريخ الخميس فى احوال انفس النفيس' حسین بن محمد بن الحسن الدیاربکری: المتوفی 966ھ الناشر: دار صادر بيروت
35	''النعمة الكبرى على العالم بمولد سيد ولد آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' شہاب الدین احمد بن حجر ہیتمی المکی: المتوفی 974ھ الناشر: المكتبة ايشيق استانبول تركيه

اے قاسمِ نعمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بڑی لاڈلی بیٹی ☆ صدقہ ترا کرتے ہیں طلب سیدہ زینب علیہا السلام
اے اُمِّ امامہ رضی اللہ عنہا ترا اکرام ہے واجب ☆ کرتے ہیں فرشتے بھی ادب سیدہ زینب علیہا السلام

اے اُمِّ امامہ رضی اللہ عنہا تیرا اکرام ہے واجب ☆ کرتے ہیں فرشتے بھی ادب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

اے قاسمِ نعمت ﷺ کی بڑی لاڈلی بیٹی ☆ صدقہ ترا کرتے ہیں طلب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

36	''السيرة الحلبية'' ابوالفرج علی بن ابراہیم بن احمد حلبی المتوفی 1044ھ الناشر: دار الكتب العلمية بيروت
37	''شرح الزرقاني على المواهب اللدنية'' محمد بن عبد الباقی الزرقانی المتوفی 1122ھ الناشر: دار الكتب العلمية بيروت
38	''مطالع المسرات بجلاء دلائل الخيرات'' محمد مہدی الفاسی المتوفی 1152ھ الناشر: المكتبة النورية الرضوية فيصل آباد
39	''مجموعه كمالات عزیزی'' شاہ عبد العزیز محدث دہلوی المتوفی 1239ھ الناشر: دار الكتب العلمية بيروت
40	''السيرة النبوية'' سید احمد بن زینی دُحلان مکی شافعی المتوفی 1304ھ الناشر: دار القلم العربی حلب شام
41	''بلوغ الأرب فی معرفة احوال العرب'' سید محمود شکری آلوسی المتوفی 1342ھ الناشر: دار الكتاب مصر
42	''منتهى الآمال'' شیخ عباس قمی المتوفی 1360ھ الناشر: انتشارات باقر العلوم تهران
43	''ضياء النبی ﷺ'' جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری المتوفی 1418ھ الناشر: ضياء القرآن لاهور پاکستان
44	''أم النبی آمنه بنت وهب رضی الله عنها'' الدکتور عائشہ عبد الرحمن بنت الشاطی المتوفی 1419ھ الناشر: دار الهلال القاهرة
45	''اردو دائرة معارف الاسلاميه'' الناشر: دانش گاه جامعه پنجاب لاهور پاکستان

مَاں

جب ماں کو خدا نے بنایا تو فرشتوں کو حکم دیا کہ

چاند کی ٹھنڈک ۔ شبنم کے آنسو ۔ بلبل کے نغمے ۔ چکوری کی تڑپ

گلاب کے رنگ ۔ پھول کی مہک ۔ کوئل کی کوک

سمندر کی گہرائی ۔ دریاؤں کی روانی ۔ موجوں کی جوش ۔ کہکشاں کی رنگینی

زمین کی چمک ۔ صبح کا نور ۔ آفتاب کی تمازت

کو جمع کیا جائے تا کہ ماں کی تخلیق کی جائے جب ماں کو خدا نے بنایا تو فرشتوں نے پوچھا اے مالک دو جہاں تو نے اس میں اپنی طرف سے کیا شامل کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا

محبت

اللہ تعالیٰ نے ماں کو یہ ساری عظمتیں اور رفعتیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے طفیل نصیب فرمائیں۔

باپ

پروردگار عالم نے جب باپ کو خلعت وجود بخشی تو فرشتوں کو حکم دیا کہ

درختوں کی چھاؤں
پہاڑوں کی رفعت
سورج کی تابانی
سمندر کا وقار

احساس کی ندرت
خیال کی طاقت
بہادری کی شان

ہیرے کی صلابت
تلوار کی دھار
آبشاروں کی روانی
خوشبو کی مہک

دانش کا اجالا
کردار کی رعنائی
تقدس کا تاج

سب یکجا کرو اور باپ کے پیکر میں سجادو۔ فرشتوں نے عرض کی مالک دوجہاں تو نے اس میں اپنی بارگاہ عالی سے کیا شامل کیا تو رب ذوالجلال نے فرمایا

اپنے کرم کی پرچھائیاں

اللہ تعالیٰ نے باپ کو یہ ساری عظمتیں اور رفعتیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے والدِ گرامی کے طفیل نصیب فرمائیں۔

استاد

جس نے تمہیں علم سکھایا وہ تمہارا باپ ہے۔ (الحدیث)

قوم کا حقیقی راہنما | علم کا بہتا دریا

عمدہ اخلاق کا بانی | امن وامان کا سایہ فگن | حقیقی زندگی کی تازگی

کامیاب منزل کا نور | منبع علم

علم کا روشن چراغ | قوم کا محافظ | روحانی باپ

کسان اور باغبان | امنگوں کا ترجمان

جس سے اس علم کے بارے میں پوچھا جائے جو اسے حاصل ہے، پھر وہ اسے چھپائے (اور نہ بتائے) قیامت کے دن اسے آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔ (ترمذی)

چنانچہ روحانی ماں باپ کی تکریم و تعظیم کیجیے۔ اُستاد سے آمرانہ اسلوبِ گفتار سے پرہیز کریں، اس کے سامنے ادب اور شائستگی سے بیٹھیں، اس کے سامنے اپنی آواز بلند نہ کریں۔

حدیث پاک

سیدنا ابو کاہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو کاہل جو شخص مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو تین تین مرتبہ میری محبت اور میری طرف شوق کی وجہ سے درودِ پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے اس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔ (القول البدیع)

صرف تین مرتبہ صبح اور تین مرتبہ شام

درود شریف پڑھیئے

اور صبح و شام کے گناہ بخشوائیے

کیا

آپ نے کبھی سوچا کہ دنیاوی شخصیات کو تو ہم آپ اور جناب وغیرہ کہہ کر پکارتے ہیں اور سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپکے شایانِ شان نہ پکاریں تو کتنا برا ہے کہ ہم صرف

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے ہیں

اور **یَا سَیّدِی** چھوڑ جاتے ہیں

لھذا ادب اور محبت کا تقاضا ہے کہ ہم درود شریف کو اسطرح پڑھیں

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ

یَا سَیِّدِی یَا رَسُولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ جل جلالہ درود شریف کے صدقہ اپنی رحمت فرمائے (آمین)

منقبت شہیدِ کربلا علیہ السلام

سید نے کربلا میں وعدے نبھا دیئے ہیں

دینِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گلشن کھلا دیئے ہیں

بولے حسین علیہ السلام مولا، تیری رضا کی خاطر

اک ایک کر کے میں نے ہیرے لٹا دیئے ہیں

شبیر علیہ السلام کی ہی ایسی پُردرد داستان ہے

دل پتھروں کے واللہ جس نے ہلا دیئے ہیں

سیدہ زینب علیہا السلام کے باغ میں بھی، دو پھول تھے مہکتے

سیدہ زینب علیہا السلام نے وہ بھی دونوں راہِ خدا دیئے ہیں

دینِ نبی پہ واری، اکبر علیہ السلام نے بھی جوانی

عباس علیہ السلام نے بھی اپنے بازو کٹا دیئے ہیں

بخشش ہے اُس کی لازم، سیّد کے غم میں حافظؔ

دو چار آنسو رُو کر، جس نے بہا دیئے ہیں

------: کلام :------

حافظ محمد حسین حافظؔ

ہے مجھ کو جاں سے پیارا مدینہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ملے آپ کی محبت کا خزینہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں ، وہی فرقاں ، وہی یٰسیں ، وہی طٰہٰ
(حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

شاہ اَست حُسین (علیہ السلام) ، بادشاہ اَست حُسین (علیہ السلام)
دین اَست حُسین (علیہ السلام) دین پناہ اَست حُسین (علیہ السلام)
سر داد نہ داد دَست در دستِ یزید
حقّا کہ بناء لا الٰہ اَست حُسین (علیہ السلام)
(حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ)

خُدایا بحق بنی فاطمہ (علیہا السلام)
کہ بر قولِ ایماں کنی خاتمہ
گر دعوتم رد کنی ور قبول
من و دست و دامانِ آل رسُول (علیہم السلام)
(حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ)

مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان